

ماہنامہ
لاہور
شہزادہ لعل
زحمت

49

۹۹



الم

نعم

1024

اکتوبر 2009

22

ایستخرا از لغت

راجا رستم پور
۱۰۸۰

راجا اختر محمود (0321-9409200)

پیشتر: حقایق و معجزات کونکریتم که در پیچیدگیهای

7230001
0321-9409200
0321-9409900

بائیں: خلیفہ شہزادہ محمد یحییٰ علی شاہ گنگوہی 38 سالہ دارالعلوم

اطمینان دلچسپک علی نمبر 5/10 شہید شالہ اکالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
e.mail: madnigraphics@hotmail.com پوسٹ کوڈ: 54500

کہا کشانِ نعت

مجموعہ اُغت کا نمبر ۲۸ جہ الفاظ بحساب الیحد "یا حبیب کھو"

صفحات: ۱۰۴۰ جہانگیر بھٹو "پاک جہانگیر" ۴۴

صفحات: ۱۰۸۔ اشمول نامخل صفحات
بہ الفاظ بحساب ابجد "پاک بیان حبیب"

سوال اشاعت: ۱۳۳۹ھ۔ الفاظ بحساب الجبر "عمود اور مغالین قوم" "مدست نبی" کہلانے لے

سال اشاعت: ۲۰۰۹ء بہ الفاظ بحساب ابجد "خوب" تذکار فی سنی

قطعات تاریخ

موج زن اس کے خیال و فکر و قلب و ذہن میں
 قوی رقیب اس کا ہے خشن مقدّر اورج بخت
 نعت کا مجموعہ آیا اس کا اثر تالیفوں
 نحو وصف جان رحمت ہے وہ با غلامی خاص

زمرہ صدیقہ ہے سلسلہ نعت ہے
 نامہ نامی "خشن" سچ جلیل نعت ہے
 خوش نصیب اسرار آغا و جلیل نعت ہے
 مختص اس کے واسطے اجر جزیل نعت ہے

میں نے طارقؑ کو خوب اس مجموعہ کی تائید پر پاپ

یوں کہی ”آوازہ ذوقِ تمیلِ نعت“ ہے

2 1 2 2 2

☆☆☆

ازل کے روزِ قیام ازل نے	اے بخشا شعور خوبی	نعت
دماغ و قلب کو اس کے خدا نے	عطا فرمایا نور خوبی	نعت
محبتِ بختِ راجا کے قلم سے	مسلح ہے ظہور خوبی	نعت
نیا مجموعہ جس سے ہیں نمایاں	تجلی ہائے شعور خوبی	نعت

کہوں اس سے سوا تاریخ کیا اور

مبارک ہو "خیر الخوی" نعت

2 1 2 2

"طالبِ اعلیٰ جہان مولیٰ لغت" محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

• • • • •

انتہرازِ نعت

راجا رشید محمود

55

انتہرازِ نعت

انتہرازِ نعت

اہلِ محبت کے نام

جو نعت کہ کر پڑھ کر یا سن کر

مسرتوں کے ہنڈولوں میں جھولتے ہیں

شادمانیاں

- ۱۔ زبانی سے ہو طیبہ میں بیان آرزو
۲۔ جیسی آنکھوں ہی کو کرنا ترجمان آرزو
۳۔ جب منار و گنبد احضر کا منظر دیکھیے
۴۔ لطف و اکرام نبی ﷺ کو آپ پر ہر گز اٹھیے
۵۔ دینے کی جہیوں میں چلنا سنبھل کر
۶۔ عقیدت کے سانچے میں رہ جانا ذہل کر
۷۔ نظر علم ہی ہے میری تو اس اک وسعت پذیری پر
۸۔ رسول مہترم ﷺ کی بے مثالی، بے نظیری پر
۹۔ در دوست جو سرور ﷺ کا روداد تمنا ہے
۱۰۔ لب درپوزو کر پر آن تذکار تمنا ہے
۱۱۔ جس میں ہر بندہ چلا آئے، یہ وہ میدان نہیں
۱۲۔ دعویٰ حب رسول مہترم ﷺ آسان نہیں
۱۳۔ ہے نیت بے فائدہ اس جا صد، ہونٹوں کو سی
۱۴۔ شہر سرور ﷺ میں ہر تسکیم و رضا ہونٹوں کو سی
۱۵۔ روداد اس کو فقط سرکار ﷺ ہی دیکھ کیے
۱۶۔ رہ رہا ہے دوسری دنیا سے تو پردہ کیے
۱۷۔ ہر بات جو ہے میرے نبی ﷺ کی کہی ہوئی
۱۸۔ سچ ہے کہ ہو بہو وہی اللہ کی ہوئی
۱۹۔ حب رسول حق ﷺ سے جو سرشار حرف میں
۲۰۔ انش کا اور ادب کا وہ معیار حرف ہیں

- ۱۔ نعت تو بہیر بیعت انعت
۲۔ جس سے پیدا لطافت انعت
۳۔ عرضی ہری رسا ہوئی رب حضور تک
۴۔ پہنچا دیا ہے اس نے دیار حضور ﷺ تک
۵۔ ہمارا سرور عالم ﷺ سے ہے وفا مسلک
۶۔ رہے گا حشر تک اپنا یہی سدا مسلک
۷۔ جو دل ہیں شہ مرساں ﷺ سے پرے
۸۔ وہی دل ہیں امن و امان سے پرے
۹۔ نعمتیں طیبہ کی، جو بندہ بھٹاتا ہی نہیں
۱۰۔ نغمے مدح غیر آقا ﷺ کے وہ گاتا ہی نہیں
۱۱۔ جاں نثار آقا ﷺ کو خالق نے نرالے بخشے
۱۲۔ سارے اصحاب بہت چاہنے والے بخشے
۱۳۔ رب نے سرکار ﷺ کے روضے کو اجالے بخشے
۱۴۔ اور روضے نے زمانے کو اجالے بخشے
۱۵۔ حرف آغاز سور میں ہیں جو ہم ایسے
۱۶۔ اُن کے تو سرور کونین ﷺ ہی معنی سمجھے (حمد و نعت)
۱۷۔ پہنچا رب کا پیام حضرت ﷺ تک
۱۸۔ تو گئے وہ دنیا کی خلوت تک
۱۹۔ رفعت تذکار سے ثابت ہے وقت آپ ﷺ کی
۲۰۔ حشر میں دیکھیں گے سب شان و جاہت آپ ﷺ کی
۲۱۔ میں نے دکھائے نعت میں کھل کھل کے حوصلے
۲۲۔ یوں بھی نکالے ہیں دل مائل کے حوصلے

غزل کے ذوق سے دامن بچا کے چٹا ہوں
 ۴۲ تو ساتھ نصیبِ شہِ انبیاء ﷺ کے چٹا ہوں ۴۲'۴۱
 اظہار پریشانی حالات کہاں ہو
 ۴۳ سرور ﷺ سے کہ خالق سے، مناجات کہاں ہو ۴۳'۴۳
 کرم سرکارِ والا ﷺ کا تھا دنیا سے جدا گانہ
 ۴۵ عطا سے کب رہا محروم، اپنا تھا کہ بے گانہ ۴۵'۴۵
 نبی ﷺ کا شہر ہے، صد مرحبا، دھک پری خانہ
 ۴۷ مہکی ہے لائقِ مدح و ثنا دھک پری خانہ ۴۷'۴۷
 فنا کے قطر کی خلوت میں کوئی اور کب پہنچا
 ۴۹ میں اس عظمت کے قابل تو رسولِ محترم ﷺ تھا ۴۹'۴۹
 ہم نے جذباتِ عقیدت جو بسائے دل میں
 ۵۱ یادِ طیبہ کے عجب دیپ جلائے دل میں ۵۱
 ہو گئی حاصل جس کو آقا ﷺ کی مدد
 ۵۲ چاہیے کب اُس کو دنیا کی مدد ۵۲
 نبی ﷺ کا نہیں ہے ادب بے حقیقت
 ۵۳ جو ہیں اور باتیں، وہ سب بے حقیقت ۵۳
 ہرودی جو کرتا ہے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کی
 ۵۴ رب نوید دیتا ہے اس کو امن و راحت کی ۵۴
 کیا لطفِ اکرامِ خیرِ البشر ﷺ نے
 ۵۵ تو نصیبیں کہیں میرے کسینِ گہر نے ۵۵
 میرے آقا سرورِ کون و مکان ﷺ کا مرتبہ
 ۵۸ خالق و مخلوق کے ہے درمیان کا مرتبہ ۵۸'۵۸

رہاں ہو "مصلحِ کلی" سے جو بہرہ ور پہلے
 ۶۰'۵۹ ہو عرض بعد میں، اور اس کا ہو اثر پہلے ۶۰'۵۹
 ہم قدرِ منالیت میں تھے، تھا دور کنار
 ۶۲ آقا ﷺ نے ہمیں ساحلِ رحمت پہ اُتارا ۶۲'۶۱
 رُؤار نے ظلمت کا نہیں پایا ہے سایا
 ۶۴ دیکھا گیا طیبہ میں ہمہ وقت اجالا ۶۴'۶۳
 مدارجِ حبیب ﷺ جو ہے، پیارا ہے ہمارا
 ۶۶ جو ایسا بھی بخت ہے، اپنا ہے ہمارا ۶۶'۶۵
 اذکارِ حبیب ﷺ میں جو جینا ہے ہمارا
 ۶۷ یہ فن، یہ گہر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا ۶۷
 تیرا مدینے کی طرف جو ہے کُھفِ سفر
 ۶۸ اس سے نہیں ہے کوئی بڑا با شرف سفر ۶۸
 عظمتِ آقا ﷺ کی کیا ناپے کوئی پہنائیاں
 ۶۹ ان کی خاطر ذکر کو حاصل ہوئیں اونچائیاں ۶۹
 بعد رب سرکارِ ﷺ کو سب سے بڑا ہم نے کہا
 ۷۰ از رُوءے قرآنِ خالق، یہ بجا ہم نے کہا ۷۰'۷۰
 کرو سرکارِ ﷺ کے کہنے پہ دوا کی توبہ
 ۷۲ کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہے وقتی توبہ ۷۲'۷۲
 محبوبِ رب ہیں، شاہِ رسواں رسولِ پاک ﷺ
 ۷۴ ہیں اشرافِ عالمِ امکاں رسولِ پاک ﷺ ۷۴
 پڑھو "مصلحِ کلی" پیہم ابھی سے
 ۷۶ کرو یہ وردِ مستحکم ابھی سے ۷۶'۷۶

صلی اللہ علیہ وسلم

بے زبانی سے ہو طیبہ میں بیان آرزو
بھیلی آنکھوں ہی کو کرنا ترجمان آرزو
میں نے پائی ہے دیر سرور کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
دست احساسِ غنیمت میں عنان آرزو
نعلِ پاکِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چومنا چاہوں گا نہیں
کہہ رہا جب مجھ سے لے گا امتحان آرزو
ہو گئی میری عروں فکرِ طیبہ تک رسا
تھی شبابِ حاضری میں غنیمتِ آرزو
آرزوئیں سب قدومِ شاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کرنا شمار
سرور کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جانِ جہان آرزو
ہو خیالِ حُبِ محبوبِ خدائے پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
مجددِ احساس سے پہلے اذان آرزو
بابِ خواہش کا کتابِ زیست میں باقی نہیں
اگر گئے طیبہ کو میرے طائران آرزو
نصب کرنا ساحلِ جدو پہنچنے کے لیے
کشتیِ یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بادبان آرزو
زائرِ طیبہ کے دل کی بات سن لیتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کھولنا محمودِ مت اس جا زبان آرزو

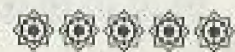


- ۴۴ اک مرتبہ یہی ہے دلوں کے شود کا
۴۵ عامل رہا ہوں اس لیے میں بھی درود کا
جو ارتجاعِ نبی ﷺ کام کام کر میں کے
۴۶ وہ لوگ دشمنوں تک کو بھی رام کر لیں گے
نعت کہنے کی جو خالق سے ملی ہے رخصت
۴۷ میرے افکار سے ہر ہے اثری ہے رخصت
نام آقا ﷺ کا جو ہر صبح و مسالیت ہوں
آپ سے روز میں نعمتوں کا صد لیتے ہوں ۸۲۸۱
۴۸ ہر شعبہ حیات تک ہیرت کی دستیں
یہ ہیں حضورِ پاک ﷺ کی رحمت کی دستیں ۸۳۸۳
۴۹ ہیں طیبہ میں عاصی کے ثبات کے آنسو
پینتِ ندامت کا، لذت کے آنسو ۸۶۸۵
۵۰ طیبہ کو چل کر عافیت کا ہے سفر یہی
اور منزلِ بہشت کی ہے وہ گزر یہی ۸۸۸۷
۵۱ وہ بندہ جو ثنائے سید ابرار ﷺ کرتا ہے
وہی تو ہے جو سیرِ عالم انوار کرتا ہے ۹۰۸۹
۵۲ ہے صبحِ طیبہ سرکار ﷺ تادش کے لیے کافی
مجھے ہے ایک یہ بہتی ستائش کے لیے کافی ۹۱
۵۳ ہم مدحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے تو اترتے ہیں یوں
اہمیت اس کام کی، لوگوں کو سمجھاتے ہیں یوں ۹۳



صلی اللہ علیہ وسلم

جب ہمارے دیکھنے والے حضرت اکبر کا منظر دیکھے
 لطف و اکرام نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آپ بڑھ کر دیکھے
 سب در پر اُن کے، پیشانی کبھی دھر دیکھے
 پائے ناصر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو، اُن کو یاد دیکھے
 خود خدائے پاک سے الفت کا تمغہ لیجے
 اقبال سرور کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کر دیکھے
 پائے سرمایہ خُتِ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر
 کیوں سُوئے مال و منال و گوہر و زر دیکھے
 روشنی مکنون احساں ہے قدومِ شاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
 دیکھے، غائرِ نظر سے ماہ و اختر دیکھے
 سر بلندوں، صاحبانِ افتخار و جاہ کو
 لکچر سرکار والا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نگوں سر دیکھے
 بوریے پر استراحت گھر میں کرتا پائے
 اور سرِ بَشَوٰ اُنھیں اوجِ کُنا پر دیکھے
 سُوئے میزاں دیکھنے میں ہے زیاں محمودِ جی
 حشر کے دن بس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رُوئے انور دیکھے



صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کی گلیوں میں چلنا سنبھل کر
 عقیدت کے سانچے میں رہ جانا دھل کر
 درودِ پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عقیدوں کو حل کر
 یہی دُردِ ہمد! تو ایک ایک پہل کر
 نظامِ اُخوتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دیا ہے
 ذرا دیکھو عصبیتوں سے نکل کر
 سُوئے جنتِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہرِ حسین سے
 نہ جاؤں گا، رہ جاؤں گا میں چل کر
 خدا نے جو توفیق و ہمت عطا کی
 میں جاؤں گا شہرِ پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چل کر
 یہاں ہوٹ جن کے نہیں نعتِ گُستر
 وہ محشر میں رہ جائیں گے ہاتھ مل کر
 جو راہِ پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہٹ کر چلے گا
 جہنم میں گر جائے گا وہ پھسل کر
 اگر خالقِ کُل کی چاہے عطائیں
 تو محمودِ حکمِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کر!



صلی اللہ علیہ وسلم

نظر ٹھہری ہے میری تو اس راکِ جُست پذیری پر
رسولِ محترم (ﷺ) کی بے مثالی، بے نظیری پر
محبت تھی حبیبِ محترم (ﷺ) سے خالقِ کُل کو
انھیں مامور فرمایا بشیری پر، نذیری پر
نبی (ﷺ) کی قدر تیں جتنی ہیں، ان سب کا تعلق ہے
خداوندِ جہاں کی قادری پر اور قدیری پر
جواں جذبے اگر ہوں مدحتِ سرکار والا (ﷺ) کے
جوانی کا اثر پائے نہ کیوں انسان پیری پر
تخیل جب چلا زربستی خاکِ مدینہ کو
ملی پرواز اس کو پر نیانی، اور حریری ”پر“
فقیری کی، بوصفِ پادشاہی میرے آقا (ﷺ) نے
اسی خاطر ہوں میں بھی مفتخر اپنی فقری پر
وہ جو پکڑا گیا ناموسِ سرور (ﷺ) کے تحفظ میں
ہزار آذایاں قربان اُس کی اس اسیری پر
میں ہوں محمود اک ادنیٰ شاکستہ پیہر (ﷺ) کا
میں کچھ فخر مجھ کو ”نعت“ کی اپنی ندیری پر



صلی اللہ علیہ وسلم

در دولت جو سرور (ﷺ) کا روا دار تمنا ہے
لبِ درِ یوزہ گر پر آج تذکارِ تمنا ہے
تو دل سے اگر بندہ وفادار تمنا ہے
یقیناً لطفِ آقا (ﷺ) کا کرم گار تمنا ہے
گہرِ باری پہ مائل ہر اکرامِ نبی (ﷺ) پا کر
مست سے کھٹا اپنا چمن زار تمنا ہے
جو خواہش تھی نبیوں کی کہ طیبِ مرجع کُل ہو
نبی (ﷺ) کا گنبدِ پر نور دستار تمنا ہے
جو شہی شادایاں سرکار (ﷺ) کے گنبد کی دیکھی ہیں
مری نظروں کے آگے آج گزار تمنا ہے
قدمِ آقا (ﷺ) کے آئیں گے تو یہ عرش آشنا ہو گا
فلکِ منظر اگرچہ میرا گھسار تمنا ہے
کھلی ہیں گلشنِ اُمید میں کلیاںِ یقین کی
عنایتِ سرور کُل (ﷺ) کی مددگار تمنا ہے
نبی (ﷺ) کرتے ہی جاتے ہیں جو اس کی خواہشیں پوری
دلِ محمود بھی ایک بحرِ زخار تمنا ہے



صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں ہر بندہ چلا آئے، یہ وہ میدان نہیں
 دعویٰ کُت رسولِ محترم (ﷺ) آساں نہیں
 کامِ زیبا مدحِ سرور (ﷺ) کا ہے صرف اللہ کو
 حرف و لفظ اپنے تو اُن کی شایاں نہیں
 جس کا دل بھیگے نہ ذکرِ سرور کو نین (ﷺ) میں
 میں سمجھتا ہوں کہ ایسا بدنصیب، انساں نہیں
 جس کے ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کا ورد تھا
 منتظر اُس بندہ عاصی کا کیا رضواں نہیں
 ہم کو رہنا چاہیے ممنون احسانِ خدا
 بعثت سرکار (ﷺ) ہم پر رب کا کیا احساں نہیں
 میزباں کیا خود نہیں تھا کبریا معراج میں
 قصرِ عرش و لامکاں کے آپ (ﷺ) کیا مہماں نہیں
 ہے شفاعت پر ہماری رُستگاری کا مدار
 اور تو عُفراں و بخشش کا کوئی ساماں نہیں
 معرفت کی بات ہے محمود، یہ سُن لیں سبھی
 جو نہ پہچانیں نبی (ﷺ) کو، صاحبِ عرفاں نہیں



صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نہ پُٹ بے فائدہ اُس جا صدا ہونٹوں کو سی
 شہرِ سرور (ﷺ) میں بہ تسلیم و رضا ہونٹوں کو سی
 پڑھ بُھیری کے قصائدِ نقیض ہونٹوں کو سی
 تجھ کو مل جائے گی آقا (ﷺ) سے ردا ہونٹوں کو سی
 التجا تیری ہے آقا (ﷺ) تک رسا ہونٹوں کو سی
 پائے گا شہرِ پیہر (ﷺ) میں قضا ہونٹوں کو سی
 دل کی دھڑکن بھی تو سُن لیتے ہیں محبوبِ خدا (ﷺ)
 ہے یہی کافی بہ توثیقِ وفا ہونٹوں کو سی
 اپنے اشکوں کی زباں کو کھول پیشِ مصطفیٰ (ﷺ)
 تجھ پہ برسے گی عنایت کی گھٹا ہونٹوں کو سی
 چاہتا ہے بار بار آقا (ﷺ) کے در پر حاضری
 تو ضروری ہے کہ مانند صبا ہونٹوں کو سی
 لب پہ مت لا راہِ طیبہ کی کسی اڑچن کا ذکر
 ہو گیا رستے میں جو کچھ بھی ہوا ہونٹوں کو سی

تیری ساری حاجتوں کو جانتے ہیں مصطفیٰ (ﷺ)
 شہر آقا (ﷺ) میں نہ کر آہ و بکا ہونٹوں کو سی
 مٹھیاں خاموش نظروں ہی کی ہوتی ہیں قبول
 ہو نہ جائے تو سزاوار سزا ہونٹوں کو سی
 جا کے شہر مصطفیٰ (ﷺ) میں عاجزی کر اختیار
 مسکات کے ہار سے سر کو جھکا ہونٹوں کو سی
 غرق قلب خیزیں کو کھول طیبہ کی طرف
 بند کر اپنے ذہن کو اور ذرا ہونٹوں کو سی
 ہر کے شہر سرور کونین (ﷺ) میں راجا رشید
 دھڑکنوں میں اپنا حال دل سنا ہونٹوں کو سی



جو چاہتے تھے مسرت سکون کے خواہاں تھے
 نہ جاتے ان (ﷺ) کی گلی کو تو اور کیا کرتے
 در نمی (ﷺ) پہ زباں اپنی بند رکھتے ہوئے
 سمیت نہ نمی کو تو اور کیا کرتے



صلی اللہ علیہ وسلم

رُوبرو اُس کو فقط سرکار (ﷺ) ہی دیکھا کیے
 رب رہا ہے دوسری دنیا سے تو پردہ کیے
 بڑھ گئیں تابانیاں ران کی شب معراج میں
 لاکھ پہلے بھی نجوم و ماہ و خور چکا کیے
 تھا اثر جن پر کلامِ خالق کونین کا
 دل وہ سب عشق رسول اللہ (ﷺ) میں دھڑکا کیے
 رب نے سلجھائیں ہماری الجھنیں تقدیر کی
 یوں حریف الفت سرور (ﷺ) سے ہم الجھا کیے
 پاؤ گے زیر قدم دُنیا کی سب آسائشیں
 پرچم ”صلی علی“ کو رکھنا تم اُونچا کیے
 جب ارادہ ہو گیا اپنا سفر کے واسطے
 ہم نے جذبات عقیدت عازم طیبہ کیے
 چلتے ہی لاصور سے لب پر یہ ہوتی ہے دعا
 رکھے شہر مصطفیٰ (ﷺ) میں رب مجھے گونگا کیے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر بات جو ہے میرے نبی (ﷺ) کی کہی ہوئی
 سچ ہے کہ ہو ہو وہی اللہ کی ہوئی
 شہر نبی (ﷺ) میں جب بھی مری حاضری ہوئی
 گردن مری وہاں پہ رہی ہے ٹھکی ہوئی
 جب بھی ہوئی تو نعت ہی کی شاعری ہوئی
 میری راسی حوائے سے ہر بہتری ہوئی
 طیبہ میں بھی نہ آنکھ اگر شبنمی ہوئی
 محمود سوچو یہ بھی کوئی زندگی ہوئی
 نور حضور پاک (ﷺ) کا جب تذکرہ کیا
 پایا کہ میرے دل میں عجب روشنی ہوئی
 جس نے عمل نہ سیرت سرکار (ﷺ) پر کیا
 بھد روز حشر ایسے ہر انسان کی ہوئی
 ہر سال حاضری کے لیے میرا ٹارگٹ
 بہت خدا ہوا یا نبی (ﷺ) کی گلی ہوئی

پلے طیبہ سے تو جاری ہو گیا سیلاب اشک
 واپسی پر آنکھ نے یوں راز سب افشا کیے
 پہلے تو اُس نے صیب پاک (ﷺ) کی تخلیق کی
 سب عوالم بعد میں اللہ نے پیدا کیے
 مستنیر نور رب تھے خاصہ و قرعاس بھی
 فقرہ ہائے الفت سرکار (ﷺ) جب املا کیے
 جتنے دن محمود ہم شہر پیہر (ﷺ) میں رہے
 روز ہی اسباق حُب و اُفس دہرایا کیے



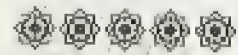
چھٹا نعت رسول اللہ (ﷺ) میں
 ہو گا طیبہ کے چمن میں باریاب
 دیکھنا صیب کو ہونا ہے ترا
 مصطفیٰ (ﷺ) کی انجمن میں باریاب
 مدحت سرکار ہر عالم (ﷺ) ہے کیا
 حرف ہے قصر سخن میں باریاب



صلی اللہ علیہ وسلم

حُبِّ رسولِ حق (ﷺ) سے جو سرشارِ حُرف ہیں
 انشا کا اور ادب کا وہ معیارِ حُرف ہیں
 مدحِ نبی (ﷺ) میں ہر تے جو ربِّ غفور نے
 وہ نعتِ گُستروں کو بھی درکارِ حُرف ہیں
 ہونٹوں پہ جو صحابہٴ سرور (ﷺ) کے آگے
 نعتِ حبیبِ رب (ﷺ) کے وہ شہکارِ حُرف ہیں
 پڑھ کے حدیثیں سرورِ عالم (ﷺ) کی دیکھیے
 مدوحِ رب (ﷺ) کے سب کرمِ آثارِ حُرف ہیں
 آقا (ﷺ) نے جو کہا ہے، وہ پہلے کیا بھی ہے
 لگتا ہے جیسے صاحبِ کردارِ حُرف ہیں
 ہیں کوڑ و تڑ رب و پیغمبر (ﷺ) کے درمیاں
 ایسے مُقطعاتِ چُر اسرارِ حُرف ہیں
 ہوں گے مُہم وہ بخششِ ذاکر میں روزِ حشر
 ذکرِ نبی (ﷺ) میں ایسے وفادارِ حُرف ہیں

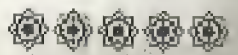
جب ہوت گھل سکے نہ درِ آنحضور (ﷺ) پر
 امدادِ گارِ میری وہاں خامشی ہوئی
 جس سے بنے گا بندہ بھی محبوبِ کبریا
 آقائے کائنات (ﷺ) کی وہ پیروی ہوئی
 کہلاؤ اُمتی مگر حُبِ نبی (ﷺ) نہ ہو
 لوگو! یہ بات تو فکرِ خانہٴ پری ہوئی
 جس نے مقامِ آقا (ﷺ) سے کم کوئی بات کی
 اُس شخص سے تو اپنی گھل دُشمنی ہوئی
 محمودِ پوری ہو گی مدحِ حضور (ﷺ) سے
 حسان کے حوالے سے جتنی کمی ہوئی



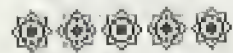
یوں قصرِ دُنا کھولا خدا نے شبِ اسرا
 ہوئی ہے اگر گھل کے ملاقات تو ہو جائے



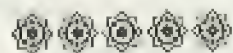
مے آقا (ﷺ) کے کسی پر بھی نہیں اکرامِ کم
 کسی عانی ہو یا ہو پارسا کوئی بھی ہو



جن کے دل و دماغ متغش ہوں نعت سے
ایسوں کے واسطے ہی بنے چار حرف ہیں
ہوتی ہے جن سے غیر حبیب خدا (ﷺ) کی مدح
اپنی سماعتوں پہ گراں ہار حرف ہیں
حب نبی (ﷺ) کی ثناء ہو جن میں، وہ کیوں پڑھوں
ایسے تو ہر سب سر ابصار حرف ہیں
دل کی عقیدتیں سر قرطاس آ گئیں
لب پر وہی ہیں جو سر افکار حرف ہیں
جن میں نہ پائی جائے مدح رسول پاک (ﷺ)
بیکار ایسے لفظ ہیں، بیکار حرف ہیں
محمود میرے نعت نبی (ﷺ) میں کہے ہوئے
لُفٹ خدائے کل کے طلب گار حرف ہیں



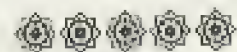
رحمت آقا (ﷺ) کے بل پر حشر میں ہونا کھڑے
کیا یقین کے سامنے آخر گماں کی حیثیت
حمد جو کہتے ہوئے بھی نعت سے غافل نہیں
اُس کی ہے محبوب رب (ﷺ) کے قدرواں کی حیثیت



صلی اللہ علیہ وسلم

نعت تو جہیر بیعت اُلفت
جس سے پیدا اُطاف اُلفت
پا کے آقا (ﷺ) سے دولت اُلفت
کر رہا ہوں وکالت اُلفت
سن کے سرور (ﷺ) سے رفعت اُلفت
پا گئے ہم حقیقت اُلفت
ذکر آقا (ﷺ) ہے وقعت اُلفت
یوں ہے لب پر فضیلت اُلفت
ہے درود حضور (ﷺ) کا پڑھنا
پیروی شریعت اُلفت
بیشتر فقرہ ہائے قرآن میں
ہے عبارت فضیلت اُلفت
جو پیہر (ﷺ) کی پیروی میں چلے
پائے رب سے وہ ضلعت اُلفت

حشر میں حضرت نبی (ﷺ) کے لیے
 ہے بشر کو ضرورت الفت
 اس سے بڑھ کر کہیں پہ پیار کہاں
 ہے مدینہ ریاست الفت
 کر کے ذکر محابہ سرور (ﷺ)
 مل گئی ہم کو صحبت الفت
 نسبت سرور دو عالم (ﷺ) ہی
 در حقیقت ہے نسبت الفت
 پیار جس کو ہوا پیہر (ﷺ) سے
 جان لی اُس نے عظمت الفت
 جس میں رب و حضور (ﷺ)، دونوں تھے
 شب استوا تھی خلوت الفت
 ہے پسندیدہ خدائے غفور
 در سرور (ﷺ) پہ لگت الفت
 پشت پر ہاتھ ہے پیہر (ﷺ) کا
 کر رہا ہوں حمایت الفت
 میں جو محمود پہنچا طیبہ میں
 کام آئی وساطت الفت



صلی اللہ علیہ وسلم

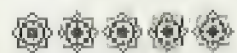
عرضی مری رسا ہوئی رب غفور تک
 پہنچا دیا ہے اس نے دیار حضور (ﷺ) تک
 ہر ایک شے ہے رحمت آقا (ﷺ) سے فیض یاب
 بندوں سے لے کے سارے وحوش و طیور تک
 چاہو جو حشر تک وہ عدم آشنا رہیں
 آہوں کو بھیجو طیبہ کے دارالسرور تک
 پائی ہے حفظ حرمت سرکار (ﷺ) کے لیے
 سوگند کردگار قلم سے سطور تک
 اوج فنا پہ پہنچے صیب خدا (ﷺ) فقط
 محدود تھے کلیم خدا کوہ طور تک
 معراج کے وقائع کا مجمل بیاں ہے یہ
 نور نبی (ﷺ) رسا جوا خالق کے نور تک
 دنیائے آب و گل میں ہو نورانیت کا ذکر
 پہنچے گی بات آپ (ﷺ) کے نور و ظہور تک

صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارا سرور عالم (ﷺ) سے ہے وفا مسلک
 رہے گا حشر تک اپنا یہی سدا مسلک
 حبیب خالق کونین (ﷺ) کی ثنا مسلک
 بول مفتخر کہ یہی ہے مرا خوشا مسلک
 نہیں ہے فصل نبی (ﷺ) سے مرا ریا مسلک
 ممانعت کا مخالف تو ہے کھرا مسلک
 ہے اپنا اپنے نبی (ﷺ) سے عقیدوں کا امین
 کلام رب جہاں میں گندھا ہوا مسلک
 ادب سے، خاموشی سے شہر طیبہ جا پہنچو
 لکھا گئی ہے یہی مجھ کو تو صبا مسلک
 حضور (ﷺ) نے تو ہمیں بھائی بھائی فرمایا
 ہے تفرقے پہ جو قائم، ہے ناروا مسلک
 نبی (ﷺ) سے انس مجھے، آپ دیں کی بات کریں
 یہ راہ راست ہے میرا، یہ آپ کا مسلک
 کلام رب میں ہیں ٹپت رسول (ﷺ) کی باتیں
 یہی ارشید ہے اپنا لکھا پڑھا مسلک

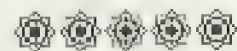


کل رات ہر دم نعت میں یہ کیفیت ہوئی
 بندہ کوئی قریب نہ تھا دور دور تک
 دل کی زباں میں نعت جو کوئی کہی گئی
 اس کا اثر ہوا ہے مرے لاشعور تک
 مدح نبی (ﷺ) میں لال رہے گی مری زباں
 دنیائے کم سواد سے یوم النشور تک
 چاہا جو رب نئے ہو گی دعا مستجاب یہ
 شہر نبی (ﷺ) میں سوؤں گا میں رخِ صُور تک
 محمود کو تو قُرب پیہر (ﷺ) کی ہے لگن
 زاہد کی خواہشیں رہیں غلام و حور تک



جب سے ہوئی قدوم پیہر (ﷺ) سے مستفید
 اُس رات سے کچھ اور ہوا کہکشاں کا رنگ

دیتے تھے وہ گواہی پیہر (ﷺ) کو دیکھ کر
 بعدِ بلائِ جم نہیں پایا ازاں کا رنگ



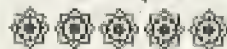
صلی اللہ علیہ وسلم

جو دل ہیں شہِ مرساں (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پرے
وہی دل ہیں امن و امان سے پرے
جہاں تھا نہ ذی روح کوئی، گئے
ہمارے پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں سے پرے
فقط ذاتِ رب ساتھ تھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
گئے جب زمیں سے، مکاں سے پرے
نظر سے ٹو گنبد کو دل میں بسا:
یہ شادایاں ہیں خزاں سے پرے
کریں گے شفاعت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) حشر میں
یقین سے قریں ہے، گماں سے پرے
قدم لیں جو آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے، ہو جائیں ہم
شرذم سے، ضرر سے، زیاں سے پرے
کھڑائیں ہوں چوکھٹ پہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
اجل لے چلے جب جہاں سے پرے
خدا! نہ رکھنا مجھے حشر میں
صیبِ خدائے جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پرے
عزیز اپنی محمود ہے زندگی
رہوں کیسے اُس آستان سے پرے



صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیں طیبہ کی جو بندہ بھلاتا ہی نہیں
نئے مدح غیر آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وہ گاتا ہی نہیں
جو علاقہ ہی نہیں رکھتے ہیں نصیبِ پاک سے
ایسے بدبختوں سے میرا کوئی ناتا ہی نہیں
اپنے گھر سے جب نکلتا ہوں سفر کے واسطے
میں ہوا شہرِ رسولِ حق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جاتا ہی نہیں
جو درِ سرکار والا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نہیں دریوزہ گر
اس کو نئے توحید کی خالق پلاتا ہی نہیں
رب کے آگے صرف، یا اسمِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر!
اپنے سر کو نہیں ہوا اس کے، جھکاتا ہی نہیں
امتحانِ قبر میں ناکامیوں کا کیا سوال
جب سبق ”صلّ علی“ کا میں بھلاتا ہی نہیں
اچھے لفظوں میں فقط سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کرتا ہوں یاد
غیر اس ڈر سے مری سوچوں میں آتا ہی نہیں
جو درودِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاملِ صادق نہیں
ایسوں کو شہرِ رسولِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) بھلاتا ہی نہیں
جس میں بہت سی کوئی طیبہ کے سوا آئے نظر
اس طرح کے خواب کا محمود ماتا ہی نہیں



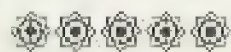
صلی اللہ علیہ وسلم

جاں نثار آقا (ﷺ) کو خالق نے نالے بخشے
 مددِ احب بہت چاہے والے بخشے
 اپنے تقیدِ احادیثِ نبی (ﷺ) نے ہم کو
 ثوبِ سرکار (ﷺ) کی سیرت کے حوالے بخشے
 ہم نے سوچا تھا، ترغیب ہی ہمیں کافی ہے
 ابرِ اُطاف کے سرکار (ﷺ) نے جھالے بخشے
 دین اور ذات کے سب دشمنوں کو، آقا (ﷺ) نے
 دُلیاں پھولوں کی، عرفان کے ڈالے بخشے
 ایسے لوگوں کو جنہوں نے انہیں پتھر مارے
 لطفِ پیہم کے پیہر (ﷺ) نے ہمالے بخشے
 ان کو آقا (ﷺ) کی محبت جنہیں وافر بخشی
 رب نے مدحت کے بھی اسلوب نالے بخشے
 میرے آقا (ﷺ) نے خواتین جہاں کی خاطر
 جنتِ توقیر کے مقصد سے دوشالے بخشے

آپ (ﷺ) نے بندے جھکائے جو خدا کے آگے
 رب نے بھی آپ کو جاں دارنے والے بخشے
 اپنے محبوب پیہر (ﷺ) کی مدد کو رب نے
 حمزہ و خلیفہ و خالد سے جھالے بخشے
 چل کے دیکھا کہ شدائد بھی ہیں وجہِ راحت
 راہِ طیبہ نے، کُوشا، پاؤں کو چھالے بخشے
 نورِ توحید سے دل سب کے منور کر کے
 ظلمتِ دہر کو آقا (ﷺ) نے اجالے بخشے
 ان میں محفوظ ابد تک ہے یہ، جو خالق نے
 ان (ﷺ) کی اُمت کو عنایت کے ہالے بخشے
 حشر کے روز یہ محمود کو آقا (ﷺ) نے کہا
 جا، تجھے بخشش و رحمت کے قبالے بخشے



جو پوچھو تم مری خورسندی، خُرمی کا سبب
 فقط ہے نعتِ نبی (ﷺ) دل کی تازگی کا سبب



صلی اللہ علیہ وسلم

رب نے محبوب (ﷺ) کے روئے کو اُجالے بخشے
اور رونق سے زمانے کو اُجالے بخشے
صحیح صادق کے سنے دنیا میں سرور (ﷺ) آئے
اس حقیقت نے سویرے کو اُجالے بخشے
اپنے سایے میں چھپانے کے لیے خالق نے
اپنے محبوب (ﷺ) کے سایے کو اُجالے بخشے
بوسہ نعل پیہر (ﷺ) نے شبِ اشوا میں
ماہِ و انجم کے اُجالے کو اُجالے بخشے
روشنی ماہِ مدینہ (ﷺ) نے بکھیری ایسی
ہر ہدایت کے ستارے کو اُجالے بخشے
کنزِ مخفی کو کیا عام نبی (ﷺ) نے ایسے
نورِ وحدت کے خزانے کو اُجالے بخشے
بحرِ ظلماتِ جہاں میں جو ہر اک کو پایا
آپ (ﷺ) نے اپنے پرانے کو اُجالے بخشے

خوابِ غفلت سے جگایا ہے نبی (ﷺ) نے سب کو
ایسے ہر نیند کے ماتے کو اُجالے بخشے
دھن گئی ”عَلَّ عَلَی صَلَّ عَلَی“ کہنے کی
ایسے آقا (ﷺ) نے مجھ ایسے کو اُجالے بخشے
شب کا اندھیا راتھا، محبوبِ خدا کے گل (ﷺ) نے
جب بُھیرنی کے قصیدے کو اُجالے بخشے
رسلکِ اخلاص میں آقا (ﷺ) نے پروئے بندے
یوں اُتوت کے ادارے کو اُجالے بخشے
ظلمتِ شب میں دکھاتا ہے وہ رستہ سب کو
نورِ سرور (ﷺ) نے پتلے کو اُجالے بخشے
روشنی بچوں سے شفقت کی، نبی (ﷺ) نے دی ہے
اور خواتین سے ناتے کو اُجالے بخشے
کونوں کھدروں کو بھی آقا (ﷺ) نے کیا ہے روشن
ہر غمی شخص کو، سیانے کو اُجالے بخشے
نعت سرکار (ﷺ) کی محمودِ خدا نے کہہ کر
شعر کے آئینہ خانے کو اُجالے بخشے



حمد و نعت

حرف آغازِ سرور میں ہیں جو کلمہ ایسے
 اُن کے تو سرور کو نین (ﷺ) ہی معنی سمجھے
 بیچے اللہ نے سارے ہی معنی تو پہلے
 اولِ خلق نبی (ﷺ) بعد میں سب کے، بھیجے
 اختیاراتِ ادھر رب نے نبی (ﷺ) کو بخشے
 ادھر آقا (ﷺ) نے یہ فرمایا کہ ”خاطی میرے“
 بھیجا اللہ نے محبوبِ نبی (ﷺ) کو، جن سے
 ”وغم دنیا کے اندھیرے کو اجالے بخشے“
 ماہِ فاراں کو کیا مہرِ ازل نے اُجلا
 شمعِ نورِ ہدایت کے جہاں میں پکے
 عرش سے اُس کو سُنَد آئے گی منظوری کی
 اپنے آقا (ﷺ) کے وسیلے سے جو عرض بھیجے
 رب نے دوزخ تو بنا رکھی ہے لیکن یارو
 کس لیے جلد و ناعت کو ہوں اس کے خدشے
 اپنے اللہ سے مانگی ہے قبیح غرقہ
 ہم نے محمود رکھے اپنے عزائم اُونچے



صلی اللہ علیہ وسلم

پانچا رب کا پیام حضرت (ﷺ) تک
 تو گئے وہ دنیا کی کُلوت تک
 تُو جو پہنچے نبی (ﷺ) کی سُنّت تک
 دُور ہوں رنج و درد و کُلفت تک
 کتنا ارفع مقامِ سرور (ﷺ) ہے
 فکر پہنچے گی کیا حقیقت تک
 اُن کی خوشنودی کے لیے رب نے
 ذکر پانچا دیا ہے رفعت تک
 افضلیتِ حضور (ﷺ) کی دیکھو
 پیچھے آئے گئے امامت تک
 بات ”نَبِّیُّ الرَّسُلِ“ نے پہنچائی
 رب کے محبوب (ﷺ) کی فضیلت تک
 میرے آقا (ﷺ) نے ہر غمی کو دن
 کو رسا کر دیا فراست تک

صلی اللہ علیہ وسلم

رفعت تذکار سے ثابت ہے وقعت آپ (ﷺ) کی
حشر میں دیکھیں گے سب شان و جاہت آپ (ﷺ) کی
گر سمجھ اللہ دے ہم کو حدیث پاک کی
دیدِ قبہ سے بھی ہوتی ہے زیارت آپ کی
کام کا آغاز جب اسمِ ہیمبر (ﷺ) سے کیا
اگر خلقِ اللہ نے پائی نصرت آپ کی
تھی احد یا تھی حنین آخر بنی دونوں جگہ
کافروں کی ہار کا باعث عزیمت آپ کی
قصر "اَوْدَاسِ" میں بلوا کر شبِ استسکوا انھیں
خالقِ کونین نے کی تھی خیفیت آپ کی
رنگِ لائی آپ کی محبوبیت معراج میں
خلوتِ ذاتِ خدائے گل عین جلوت آپ کی
کون جائے قرب کی کیا کیفیت اُس رات تھی
تھی وہ رُویت کبریا کی یا تھی رُویت آپ کی

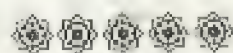
دعویٰ صادق اگر ہے الفت کا
پہنچو سرکار (ﷺ) کی اطاعت تک
جو شمعِ حضور (ﷺ) سے گزرا
ہے پتلی اس کی سیدھی جلت تک
خُلد میں خدمتِ نبی (ﷺ) کے لیے
میں تو کر لوں گا رب کی منت تک
چشمِ آقا (ﷺ) کی "رج" بے شک ہے
لوحِ محفوظ کی عبارت تک
فکر کو میری یاد آقا (ﷺ) نے
کر دیا ہے رسا لطافت تک
یادِ سرکار (ﷺ) سے سفر طے تھا
رج و اندوہ سے مسرت تک
میری محمود شاعری کیا ہے
ذوق ہے نعت کی ریاضت تک



صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے دکھائے نعمت ہیں کھل کھل کے حوصلے
 میں بھی نکالے ہیں دل مائل کے حوصلے
 شکل حبیب حق (ﷺ) میں جو حق آیا سامنے
 ہونے تھے پست ہو گئے باطل کے حوصلے
 اک کوہ استقامت و پامردی دیکھ کر
 ڈھپتے گئے قریش قبائل کے حوصلے
 ککڑا نبی (ﷺ) سے پا کے وہ ثروت نصیب تھا
 دنیا نے دیکھے کاسے سائل کے حوصلے
 پایا کہ دست سرور کونین (ﷺ) سر پہ ہے
 یوں بڑھ گئے ہیں بندہ کامل کے حوصلے
 اس خاکداں میں آ گئے جس دن سے مصطفیٰ (ﷺ)
 اُس دن سے بڑھتے جا رہے ہیں رگل کے حوصلے
 بے حوصلگی موجوں کی شہدی میں آ گئی
 نام نبی (ﷺ) پہ بڑھ گئے ساحل کے حوصلے

شیخ صدر مصطفیٰ (ﷺ) کی ہے روایت بے جواز
 بے کثافت تھی ہمیشہ سے لطافت آپؐ کی
 آپؐ جب محبوب رب ہیں تو مُسَلَّم ہو گئی
 سب زمانوں سب جہانوں پر حکومت آپؐ کی
 کوئی غوث و قُطب اور ابدال بھی ان سا نہیں
 عظمتِ احبابؐ کی ضامن ہے صُحبت آپؐ کی
 تم سبھی اک دوسرے کے بھائی ہو یہ جان لو
 ہے مسلمانانِ عالم کو نصیحت آپؐ کی
 جب عمل ناموں کے افشا سے لرزتے تھے کبھی
 کام عصیاں کار کو آئی کشفاعت آپؐ کی
 پہلے اعلانِ بُیُوت تک سے بھی کُفار میں
 ہو گئی ضربِ المثل آقا (ﷺ) صداقت آپؐ کی
 یہ تو ہے محمودِ فرمانِ خدا قرآن میں
 ہے اطاعت خالق کُل کی اطاعت آپؐ کی



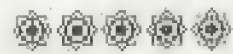
صلی اللہ علیہ وسلم

غزل کے ذوق سے دامن بچا کے چلتا ہوں
 تو ساتھ نصرتِ شہِ انبیاء (ﷺ) کے چلتا ہوں
 اٹھائے سر کو جو چلتا ہوں گھر سے طیبہ کو
 پہنچتا ہوں جو وہاں سر جھکا کے چلتا ہوں
 نکلتا ہوں جو میں گھر سے حجاز کی جانب
 تو اپنے آپ کو نعین فنا کے چلتا ہوں
 بنوئے عقبہ و مقصودِ حبیبِ خدا (ﷺ)
 لگا کے قہر کو دل سے گرا کے چلتا ہوں
 جو کشتِ روح میں شادابیوں کی خواہش ہو
 تو دل میں قُبہ کا نقشہ جما کے چلتا ہوں
 نسیمِ شمع جو طیبہ کی سمت چلتی ہے
 میں ساتھ چار قدم اُس ہوا کے چلتا ہوں
 جنہیں ہے شاقِ محبتِ حضورِ والا (ﷺ) کی
 دلوں پہ اُن کے یں آ رہے چلا کے چلتا ہوں

میں چل چلا جو گھر سے مدینے کی راہ پر
 تو ساتھ تھے رسائی منزل کے حوصلے
 یوں قطعِ پردہ سارِ کا فیصلہ ہوا
 ڈھبے نہ پائیں مُصنّف و عاقل کے حوصلے
 ہو پشت پر جو رن میں مددِ آنحضور (ﷺ) کی
 معدوم ہوں نہ کیسے مقابل کے حوصلے
 وہ سینہ تانے جائے گا میزان کی طرف
 تم دیکھنا درود کے عامل کے حوصلے
 محمودِ استغاثہ جو پیشِ نبی (ﷺ) کیا
 عقدا ملے ہیں عقدہٗ مشکلی کے حوصلے
 ☆☆☆☆☆

جو گوشِ ہوش سے ذکرِ رسول (ﷺ) سُنا رہا
 تو تیری آنکھ میں آئے گا نمِ کبھی نہ کبھی
 کرو گزارشیں دُفنِ بقیع کی خاطر
 حضورِ والا (ﷺ) کریں گے کرمِ کبھی نہ کبھی
 ❀❀❀❀❀

جو کامیابی کسی امتحان میں چاہوں
تو نعت پاک نبی (ﷺ) گنگنا کے چلتا ہوں
جو یاد کرتا ہوں اپنی گناہ گاری کو
تو شہر نور میں خود کو چھپا کے چلتا ہوں
نبی (ﷺ) کے شہر کی گلیوں میں صدقِ دل سے رشید
ہر ایک طمع سے دامن چھڑا کے چلتا ہوں

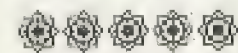


قرآن میں توصیفِ پیغمبر (ﷺ) کے لیے ہیں
قرطاس پہ موتی کی طرح سے بڑے الفاظ

ہاتھ آئے ہیں سرکار (ﷺ) کی تعریف کی خاطر
خوش ہوتے ہوئے فقرے، مہکتے ہوئے الفاظ

اس باب میں ہے دیدنی ان کی بھی مسرت
مذاقی آقا (ﷺ) کو ٹھکتے چلے الفاظ

مومن کے لیے مومنو! آقا (ﷺ) نے کہا ہے
منہ سے تو نکالو نہ کبھی تم بڑے الفاظ



صلی اللہ علیہ وسلم

پریشانی حالات کہاں ہو
(ﷺ) سے کہ خالق سے مناجات کہاں ہو

اللہ کو بھی موقعِ توبہ کی سوجھی
جس وقت یہ سوچا کہ ملاقات کہاں ہو

اب میری گزرتی ہے غم و درد و الم میں
اس طیبہ میں گزرے ہوئے لمحات! کہاں ہو

مہجوری طیبہ میں سرِ روح کہ دل میں
یہ سوچتے ہیں اشک کہ برسات کہاں ہو

میں نے جو دردِ آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھا ہے
اب منہ تو دکھاؤ ذرا آفات! کہاں ہو

آقا (ﷺ) کی محبت کا دیا دل میں جلا ہے
اب اس میں تشنگ کی سیہ رات کہاں ہو

نقطہ مری رُوح ہوئی ”صلی علی“ سے
کلام کے پراگندہ خیالات! کہاں ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارِ والا (ﷺ) کا تھا دنیا سے جدا گناہ

منا سے کب رہا محروم اپنا تھا کہ بیگانہ

نہیں ہے ذرہ بھر امکاں سمجھ میں اُس کی آ جانا

مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) چاہو جو تم شیطان کو سمجھاؤ

مری ہر شام روشن تر ہے یوں ہر صبح تاباں سے

دروِ مصطفیٰ صلیٰ علیٰ کُلّی پڑھتا ہوں روزانہ

مرے سرکارِ والا (ﷺ) کا کرم چاہے تو ہو جائے

قبولِ عہدِ عالی مری آنکھوں کا نذرانہ

وہ جن کو دولتِ اُنسِ نبی (ﷺ) کم کم میسر ہے

روزِ حشر پڑ جائے گا اُن لوگوں کو پہچانا

اگر اس میں نہ بابِ مدحِ سرکارِ جہاں (ﷺ) ہوتا

تو تجھ کے تو لائق ہی کہاں تھا اپنا افسانہ

مقامِ اعلیٰ دیا یوں غازی علم الدین کو رب نے

وہ شمعِ الفتِ محبوبِ خالق (ﷺ) کا تھا پروانہ

عطائے رحمتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا باعث ہے

مرا ہر سال شہرِ سرورِ گل (ﷺ) کی طرف جانا

تابانی نہیں چھائی ہے چہرے پہ بیخوست

اے کوچہ سرکار (ﷺ) کے ذرات! کہاں ہو

پروانہ رہداریِ طیبہ نہیں آیا

اس فرحت و بہجت کی علامات کہاں ہو

ناموسِ پیہر (ﷺ) کے تحفظ کے عمل میں

آ جائے اگر موت تو پھر مات کہاں ہو

یہ کفر کی سوچیں ہیں پے اُمتِ سرور (ﷺ)

کرنا ہے شکارِ اس کے لیے گھات کہاں ہو

بے دُفر تو اعمال کے باعث ہے مسلمان

کیوں کہتا ہے آقا (ﷺ) کی عنایات! کہاں ہو

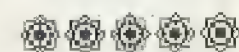
اب سابقہ محمود کا میزاں سے پڑا ہے

مذاہی سرکار (ﷺ) کے نعمات! کہاں ہو



لب پر جو مرے صلیٰ علیٰ کُلّی کا ہے وظیفہ

دل پر نہ ہو کیوں سایہِ اُطافِ نبی (ﷺ) کا



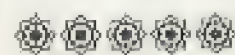
صلی اللہ علیہ وسلم

نبی (ﷺ) کا شہر ہے صد مرحبا رشک پری خانہ
 بھی ہے لائق مدح و ثنا رشک پری خانہ
 پری زاد و پری پیکر یہاں کے سب کبوتر ہیں
 اسے کہتے ہیں شہر خوشنما رشک پری خانہ
 پری چہرہ پری خوش گربگان شہر آقا (ﷺ) ہیں
 اسی باعث یہ ہر اک کو لگا رشک پری خانہ
 یہاں نازک دلاویز اور دیدہ زیب بندے ہیں
 تو ہے گویا دیار مصطفیٰ (ﷺ) رشک پری خانہ
 ہیں جو زیر زمیں ہیں زندہ و پابندہ وہ تک بھی
 ہوا یوں شہر محبوب خدا (ﷺ) رشک پری خانہ
 ہیں آرامیدہ اس جا اہل بیت پاک آقا (ﷺ) کے
 یہ قبرستان گویا بن گیا رشک پری خانہ
 بیع پاک شہر سرور کونین (ﷺ) کو جانچو
 نہیں اس سا کوئی زیر سا رشک پری خانہ

کہ جس سے علم ہو شان حبیب خالق گل کا
 کہاں سے لائے گا آپ ایسا کوئی پیانا
 صحابہ کب انھیں در پر کھڑے ہو کر ہلاتے تھے
 نبی (ﷺ) کے گھر میں داخل کب کوئی ہوتا تھا دڑا
 حضور (ﷺ)! احکام جاری کیجیے اس کی صفائی کی
 بنا ڈالا ہے اپنے قلب کو ہم نے صنم خانہ
 ہیں حوران بہشتی یوں زیارت کے لیے حاضر
 ”کہ سینہ ارض طیبہ کا بنا رشک پری خانہ“
 بہت محمود مجھ پہ دسترس پانے کی خواہش تھی
 مگر ”صل علی“ سن کر ہوا شیطان کھسیانا



طیبہ کی خلوتوں میں ملا ہے عجیب لطف
 آقا (ﷺ) ہیں اور میں ہوں کوئی درمیاں نہیں



مصطفیٰ (ﷺ) جب حطیم سے نکلے
 تھا قدم لامکاں کے زینے پر



مجھے اس میں اگر تدفین کا حاصل ہو پروانہ
 تو بن جائے ہمارا دل بھی کھرا رہک پری خانہ
 بنے یمن قدم پاک سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے
 عفا و مَرُوہ و ثَوْر و حِرا رہک پری خانہ
 ہمارا دل ہے عقیدت آشا اصحابِ سرور (ﷺ) کا
 اسے کہتے ہیں اربابِ وفا رہک پری خانہ
 جو دیکھی دل پذیرِ خاکدانِ ارضِ طیبہ کی
 تو نازش نے مدینے کو کہا رہک پری خانہ
 بھات 'اَزواج' اصحابِ نبی (ﷺ) آرام فرما ہیں
 "تو سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رہک پری خانہ"
 محبت جب سے ہے محمود اس میں اپنے آقا (ﷺ) کی
 اُسی دن سے ہمارا دل ہو گیا رہک پری خانہ



خدا یا! اس میں ہے ایزاد کی مجھے خواہش
 نبی ﷺ سے پیار ہو کچھ اور بھی فزوں میرا

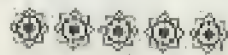


صلی اللہ علیہ وسلم

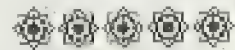
دنیا کے قصر کی خلوت میں کوئی اور کب پہنچا
 ہیں اس عظمت کے حامل تو رسولِ محترم (ﷺ) تنہا
 کلامِ اللہ کو غائرِ نظر سے نہیں نے جب دیکھا
 بیانِ رازِ اسرا میں نظر آیا ہے کچھ رافعا
 مجھے رخلعت عطا فرما دیا خالق نے بخشش کا
 ہمارا دامنِ ریاضِ جنتِ آقا (ﷺ) میں جب پھیلا
 خدا نے سر پہ میرے چترِ اُطاف و کرم تانا
 بردائے الفتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کو جب اوڑھا
 مجھے تو ایک ہی مالک نے اعزازِ سفر بخشا
 نکلتا ہوں میں جب گھر سے تو چلتا ہوں سوائے طیبہ
 نہ کیوں خوشنودی آقا (ﷺ) ہو مقصودِ سخن اپنا
 خدا نے کر دیا ذکرِ نبی (ﷺ) اُن کے لیے اور تپا
 حسابِ روزِ محشر کا اسے کیا ہو گا اندیشہ
 رسولِ پاک (ﷺ) نے خاطر کو فرمایا کہ ہے میرا

صلی اللہ علیہ وسلم

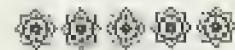
ہم نے جذبات عقیدت جو بسائے دل میں
یادِ طیبہ کے عجب دیپ جلائے دل میں
درِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصویر جو لائے دل میں
نور سا پھیل گیا اپنی فضاے دل میں
کر لو آسمانِ خداوند جہاں کی تسبیح
مُنیں سرکار بہیں جاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سمائے دل میں
کچھ جو اشرا کے زمزمز اپنی سمجھ میں آئے
ہم نے اسرار وہ سارے ہی چھپائے دل میں
بند ہوتی ہوئی پاؤں گا بیں راس کی دھڑکن
میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی روز جو آئے دل میں
بہر تسکین بنا دی ہے خدائے گل نے
یادِ اُطافِ پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سرائے دل میں
ہم نے پہنچائی ہے آنکھوں کی زبانی طیبہ
عرض جو روز تڑپتی تھی صدائے دل میں
مطمئن یوں بھی ہے محمود کہ وہ رکھتا ہے
ایک تصویر مدینے کی خلائے دل میں



تھی چودہ سو برس پہلے تک ظلمت وہاں پر بھی
شہوں تک کے مدینے میں ہر اک لمحہ ہے اب اُجلا
میں جب بھی نیند سے آنکھوں کا ہوں گا شہرِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
مجھے تو جانتے میں بھی نظر آتا ہے یہ سینا
جو جاں دے عزت و ناموسِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ میں
وہی تو اُمّتِ سرکار ہر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے سچا
شاہِ رُخسِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نہ سرگرداں رہے کوئی
کسی نے نور کا دیکھا کہیں پر بھی کبھی سایہ
عقیدت کا تعلق آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قائم رکھ
تو آ جائے گا دار و گیرِ روزِ حشر میں ورنہ
اساسِ ایقان کی محمود ہے قولِ پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
بقیہ پاک میں پہنچا تو میں جنت گیا سیدھا

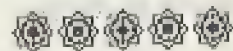


ہو گا تدفینِ مدینہ کا شرف بھی حاصل
رنگ لائے گی بالآخر یہ تمنا میری



صلی اللہ علیہ وسلم

ہو گی حاصل جس کو آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد
چاہیے کب اُس کو دنیا کی مدد
قدرتیں رب سے ملیں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
آپ نے جس کی بھی چاہا، کی مدد
ہر پریشانی میں، رنج و درد میں
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کی نام لیوا کی مدد
سیدھا جو دشمن رہا سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
آپ نے اُس کی بھی اُٹا، کی مدد
صرف تھی رحمت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
وقت مشکل جس نے تھا کی مدد
کی حبیب خالق کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
موسیٰ و یعقوب و عیسیٰ کی مدد
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) "راعی" نہیں، مالک تو ہیں
کرتے ہیں اپنی رعایا کی مدد
مانگ لے محمود تو سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
وہ سخی کرتے ہیں منگتا کی مدد



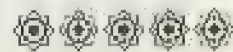
صلی اللہ علیہ وسلم

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نہیں ہے ادب بے حقیقت
جو ہیں اور باتیں، وہ سب بے حقیقت
مدح حبیب خدائے جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
کوئی بات کی میں نے کب بے حقیقت
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کا تو دین لایا ہوا ہے
جہاں ہیں کُتب اور کُتب بے حقیقت
اگر قلب یاد نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مگن ہے
تو احساس رنج و طرب بے حقیقت
چلا چل مدینے کے دارالافتا کو
وگرنہ ہیں سارے مطب بے حقیقت
جو کشتی کے محبوب رب (صلی اللہ علیہ وسلم) ناخدا ہیں
تو طوفان رنج و تعب بے حقیقت
نہ ہو شامل حال نصرت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
تو سب کوششیں بے سبب، بے حقیقت
تیسرے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محمود چاہو محبت
سوا اس کے، ہر اک طلب بے حقیقت



صلی اللہ علیہ وسلم

پہروں جو کرتے ہیں مصطفیٰ (ﷺ) کی سیرت کی
رب نوید دیتا ہے اُس کو امن و راحت کی
مومنوں کو حاجت ہو جب بھی رحم و رافت کی
راہ نہیں ملے گی وہ سے وہ در رسالت کی
مسکن پیہر (ﷺ) سے جس نے بھی محبت کی
ہاتھ آ گئیں اُس کے، گنجیاں فراست کی
مصطفیٰ (ﷺ) کو بھی اس نے، کی عطا جو یکتائی
اک چہت تو یہ بھی ہے کبریا کی وحدت کی
جس نے لکھ دیا ہم کو مصطفیٰ (ﷺ) کی اُمت میں
نُزوی عبارت تھی ایک بھگ قدرت کی
رات پائی سرور (ﷺ) نے اپنے رب اکبر سے
اک نئی بصارت کی، یعنی اس کی رؤیت کی
ساتھ میں ابوبکر و مرتضیٰ کی باتیں ہوں
بات جب کرے کوئی اُن (ﷺ) کے وقت ہجرت کی
اک طمانیت دل کو یوں رشید ملتی ہے
میں نے نعت سرور (ﷺ) کی کچھ نہ کچھ تو خدمت کی



صلی اللہ علیہ وسلم

کیا لطف و اکرام خیر البشر (ﷺ) نے
تو نعمتیں کہیں میرے احسن ہنر نے
مجھے نعت آقا (ﷺ) کا مَحُوَر بنایا
وحاؤں نے ماں کی پور کی نظر نے
بلاتے ہیں پھر اپنے در پر جیہر (ﷺ)
کیا پڑھتے مجھے اس خبر نے
مجھے کر لیا اپنا لقب عزیز!
مدینے کی ہر شب نے ہر اک سحر نے
یہاں آؤ پانے کو ہر خیر لوگو!
صدا دی مدینے کے دیوار و در نے
پہنچتے ہیں طیبہ میں ہر روز طر
انھیں تو سہارا دیا ہاں و پر نے
قضا سے ملاقات طیبہ میں ہو کاش!
یہ خواہش تھی میرے دل سے ابھرنے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوے آقاؐ سرور کون و مکانؐ کا مرتبہ
 حق و مخلوق کے ہے درمیاں کا مرتبہ
 اس نے حفظِ حرمتِ محبوب ربؐ میں جان دی
 گیا نزدیک رحماں اُس کی جاں کا مرتبہ
 اس زباں پر اسم سرکار جہاںؐ کا ورد ہے
 شتر میں دیکھے گی دنیا اُس زباں کا مرتبہ
 ہو لیے اُس نے صیپ پاک خالقؐ کے قدم
 گیا اس سے مُسَلَّم کھکشاں کا مرتبہ
 خاکداں والوں نے اسرا کی خبر پائی جوٹھی
 گیا اُن کی سمجھ میں لامکاں کا مرتبہ
 دیا رب نے بیاں اپنے کلام پاک میں
 سرور کون و مکانؐ کے آستان کا مرتبہ
 باپ کی عظمت بھی آقاؐ نے بیاں فرمائی ہے
 اور انھی نے ہم کو بتلایا ہے ماں کا مرتبہ

جو پہنچے ہوں محبوب حقؐ کے گھر میں
 دکھایا نتیجہ ثناء کے اثر نے
 جھکاتا ہوں اس کو جو گنبد کے آگے
 اسی سے ہے پایا وقار اپنے سر نے
 نبیؐ کے صحاب کرم کی عطا میں
 مدد میری کی ہے مری چشم تر نے
 چمکتا نظر آئے گا سب جہاں کو
 کہ تمہیں حکم نبیؐ کی قمر نے
 پیہرؐ کی چوکھٹ پہ سارے گدا ہیں
 کہ نیچے ہیں گھٹنے یہاں کز دفر نے
 چلو اس پہ محمودؐ اور پاؤ جنت
 نمونہ دکھایا وہ خیر البشرؐ نے



قریب تر تھی جو قوسین کی لطافت سے
 نبیؐ کی رب سے وہ قربت بھی اک حقیقت ہے



وہ عزت مند کائنات کی ہے موجودگی
 ہو مقابل ارض کے کیا آسمان کا مرتبہ
 آدمی طیبہ کو چائے دید روضہ کے لیے
 ہے تئیں کے دم سے ہی قائم مکاں کا مرتبہ
 شخص کے آئے گا نظر ہر ایک کو محشر کے دن
 ناصت سرور (ﷺ) کا حق کے ترہاں کا مرتبہ
 دل سے توقیر رسول پاک (ﷺ) جس نے کی نہیں
 کیسی عزت پائے گا وہ اور کہاں کا مرتبہ
 جس نے کی محمود مدحت سرور و سرکار (ﷺ) کی
 بڑھ گیا نزد خدا اُس کے بیاں کا مرتبہ



جو جبر شہر پیہر (ﷺ) میں اشک چکے تھے
 وہی حضوری کے گوہر بنے مقدر سے



یہ جو آج پر در مصطفیٰ (ﷺ) ہے
 مجھے حاضری کا اشارہ دے



صلی اللہ علیہ وسلم

زباں ہو "صَلِّ عَلَیْ" سے جو بہرہ ور پہلے
 ہو عرض بعد میں اور اُس کا ہو اثر پہلے
 جو دید کعبہ رب جہاں کی خواہش ہو
 نبی (ﷺ) کے شہر کی جانب کرو سفر پہلے
 نہ لب کو کھولنا قدموں کو روک کر رکھنا
 کہ پچھے بھیبہ عالی پہ ہشیم تر پہلے
 اثر ہے سب یہ انکسرت حبیب رحماں (ﷺ) کا
 فردزاں چرخ پر راتا نہ تھا قمر پہلے
 میں سو کے اُٹھا تو پایا پیام طیبہ کا
 ملی تھی فتح سورے یہی خبر پہلے
 میں پہلی بار جب طیبہ نگر میں جا پہنچی
 در حضور (ﷺ) پہ سر سے جھکی نظر پہلے
 وہ سارے لوگ ہیشت بریں کو چل دیں گے
 نگاہ اُٹھے گی سرکار (ﷺ) کی جدھر پہلے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم قعر ضلالت میں تھے، تھا دور کنارا
آقا (ﷺ) نے ہمیں ساحل رحمت پہ اُتارا
کیسے ہوں کھڑے خادمِ آقا (ﷺ) کے مقابل
وہ قیصر و کسری ہوں کہ اسکندر و دارا
اس سے تو بڑا کوئی نہیں صاحبِ ثروت
جس نے دیر سرکار (ﷺ) پہ ہاتھ اپنا پکارا
جاں ماہِ مدینہ (ﷺ) کے جو ناموس پہ وارے
ہو اوج پہ اُس شخص کی قسمت کا ستارہ
کاٹور تھا اندوہ تو علقما تھے شدائد
جب درود و مصیبت میں اُنھیں لیں نے پکارا
سرکار (ﷺ) کی رحمت نے مُٹکِ حرفِ سکینت
میرے دل پر مُردہ و محزوں پہ اُتارا
جو عظمتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) سے ہو فردِ ر
رب کو تو نہیں ایسا اشارہ بھی گوارا

جو جانا چاہے پیہر (ﷺ) کے شیرِ دلکش کو
خجے وہ "نیں" کو اور چھوڑے وہ کز و فر پہلے
تمھاری کنیا میں نورِ حضور (ﷺ) چمکے گا
محلِ آسا کا کرو گے اگر کھنڈر پہلے
نوبہِ خلدِ بریں حشر میں ملے گی تجھے
نبی (ﷺ) کے حکم کی تعمیل بھی تو کر پہلے
مئے گا چاپِ تُو رضاں کے پاؤں کی فوراً
دیارِ سرور کون و مکان (ﷺ) میں مَر پہلے
رشیدِ بادِ صبا رازِ حاضری لائی
کبھی لگی نہ تھی وہ اتنی معتبر پہلے



شیرِ نبی (ﷺ) میں حاضری کا لُطف کیا کہوں
وہ بے نیاز ہاؤ ہوئے ماہ و سال ہے

مت پوچھو مصطفیٰ (ﷺ) کی قلمرو کی وسعتیں
اس کا علاقہ ہر جنوب و شمال ہے



صلی اللہ علیہ وسلم

زُور نے ظلمت کا نہیں پایا ہے سایہ
دیکھا گیا طیبہ میں ہم وقت اجالا
ہم ان کے کہے پر نہ غم کر کے، ہیں سوا
سمجھو کہ پیہر (ﷺ) کی نظر میں ہے تماشا
خامے کو پے نعت جوئی ہاتھ نے تھما
شاعر جو تھا، وہ سایہ احاف میں آیا
محشر میں جہاں ہو گا بہت بھیڑ بھڑکا
اک خیمہ الگ نعت سراؤں کو ملے گا
کیا پوچھتے ہو "صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا" کی
اس ورد میں پایا ہے ہر اک غم کا مداوا
میزاں پہ جوئی نیکی ہدی سامنے آئی
کام آئے گا سرکار (ﷺ) سے نسبت کا حوالہ
کتر جو کوئی بات ہو رہے سے نبی (ﷺ) کے
ہو جاتا ہے مومن تو وہیں آگ بگولا

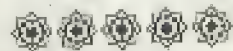
پہلے تو تصور ہی نہ تھا اس کا جہاں میں
سرکار (ﷺ) نے تہذیب و تمدن کو ستارا
بدعتی نے دہشت کی طرف اس کو دھکیلا
مسلم پہ کرم کیجیے سرکار (ﷺ) ا خدا را!
پتلی پہ نہیں نقش اگر کتبہ سرور (ﷺ)
"کس کام کا پھر دیدہ بیٹا ہے ہمارا"
اندیشہ اسے پرسش محشر کا نہیں ہے
نمود کو ہے نصرت سرور (ﷺ) کا سہارا



قسمت سے گویا عرش مقدر مجھے ملا
دربار مصطفیٰ (ﷺ) میں جوئی حاضری ہوئی
اسم نبی (ﷺ) پہ جس نے جھکایا سر عزیز
سب کو لگے گی بات اُسی کی بنی ہوئی
ہیں اہل کبر رائدہ درگاہ مصطفیٰ (ﷺ)
مقبول ہارگاہ نبی (ﷺ) عاجزی ہوئی



ہر مادرج سرکار (ﷺ) اسی دھن میں لگا ہے
 مداحی سرور (ﷺ) کو ہو مضمون اچھوتا
 اجرامِ فلک ہوں کہ تیرے ارض کے حشرات
 ہیں سارے ہماری ہی طرح اُن (ﷺ) کی رعایا
 مرنے بھی وہیں، دفن بھی ہونا ہے مدینے
 یہ دعویٰ بھی اپنا ہے، یہی اپنی تمنّا
 دل جس کا تھی یاد نبی (ﷺ) سے ہے، وہ کیا ہے؟
 بندہ ہے وہی جو کہ عقیدت ہو سراپا
 اے مادرج سرکار ہمیں جاہ! مبارک!
 ہر نعت بنے گی تری جنت کا قبّالہ
 پہلے ہی سوئے غلہ چلے جائیں گے ناعت
 جو مُتقی بندے ہیں، انھیں ہو گا اچھٹا
 دیکھے ہی نہیں اس نے جو قدیمین کے جلوے
 ”کس کام کا پھر دیدہ پینا ہے ہمارا“
 مہجوری کے اشکوں سے جو تم دل کو بھگوؤ
 طیبہ سے شمعیں آئے گا محمودؔ بلادا

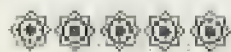


صلی اللہ علیہ وسلم

مَدَاحِ پیغمبر (ﷺ) جو ہے، پیارا ہے ہمارا
 جو ایسا بھی بخت ہے، اپنا ہے ہمارا
 مَدَاحِ کا اُسْلُوب انوکھا ہے ہمارا
 کہتے ہوئے دل زور سے دھڑکا ہے ہمارا
 یہ دیکھ لو، ہم ذکرِ پیغمبر (ﷺ) میں لگن ہیں
 یہ حال ہمارا ہے تو فردا ہے ہمارا
 ہم مسکنِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) کو چلے ہیں
 دل یاد میں آقا (ﷺ) کی جو تڑپا ہے ہمارا
 سرور (ﷺ) سے جو ہیں دُور، ہم اُن کے ہیں مخالف
 ہیں جتنے ثنا گو، وہ قبیلہ ہے ہمارا
 آقا (ﷺ) کی وساطت سے رسا ہو گئے رب تک
 کس درجہ مؤثر یہ وسیلہ ہے ہمارا
 ہنس کر ہمیں محشر میں نبی (ﷺ) دیکھ رہے ہیں
 گو آگے گناہوں کا پلندا ہے ہمارا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

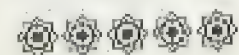
اؤکار پیہر (ﷺ) میں جو جینا ہے ہمارا
یہ فن، یہ مہر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا
جس ماہ میں سرکار (ﷺ) کا مولود ہوا تھا
بس، سال میں وہ ایک مہینا ہے ہمارا
تسلج کے جائیں گے ہم اسم نبی (ﷺ) کی
معمور عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا
ہجرت کے عے رب نے پیہر (ﷺ) سے کہا تھا
مکہ تھا تمہارا تو مدینہ ہے ہمارا
جس دن سے بسایا ہے یہاں "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"
اُس روز سے یہ قلب مدینہ ہے ہمارا
لائیں گے اُسے سامنے میزاں کے فرشتے
الکت کا جو سینے میں دفینہ ہے ہمارا
ہر سال اگر دید مدینہ نہیں ہوتی
"دکس کام کا پھر دیدہ دینا ہے ہمارا"
محمود جو ہے حُطّ نبی (ﷺ) اس کا سیرنگ
منجد ہمار میں محفوظ، سفینہ ہے ہمارا



ہم خادمِ مہمانِ غلامانِ نبی (ﷺ) ہیں
بخشش کو یہی ایک حوالہ ہے ہمارا
کیوں اس کو ریا سے کیا جاتا ہے ثلوث
کیوں نعت کی محفل میں دکھوا ہے ہمارا
سیرت ہی نہیں پڑتے جو سرکارِ جہاں (ﷺ) کی
"دکس کام کا پھر دیدہ دینا ہے ہمارا"
محمود کہیں ہاتھ نہیں سے ٹٹیں ہم
دربارِ پیہر (ﷺ) میں بلادا ہے ہمارا



دُنیا سے نہیں مدحتِ سرور (ﷺ) کا علاقہ
یہ سازِ زمانہ تو نہیں سوزِ دروں ہے
فرزانی میری ہے کہ میں نعت سرا ہوں
دُنیا کی نظر میں یہ مری مشق جنوں ہے
کھنسنے ہی کو ہے طیبہ سرکار (ﷺ) کا دیرا
میرے لیے اتنی سی خبر نیک شلوں ہے



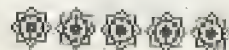
صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا مدینے کی طرف ہے جو ہدف سفر
اس سے نہیں ہے کوئی بڑا باشراف سفر
سارے تو کر نہ پائے یہ میرے سلف سفر
سوائے مدینہ کر چکے لیکن خلف سفر
آنکھیں ہوں باوضو تو ہو اندر بھی غسل یاب
کرنے لگو جو شہر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سفر
رب نے قسم جو شہر پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کھائی ہے
ہے "البلد" کی سمت بروئے خلف سفر
موتی ملے گا، تیری جو تقدیر ساتھ ہو
گوہر ہے قبہ، اس کے لیے ہے صدف سفر
جب خرچہ دستیاب ہو، طیبہ کو چل پرو
ہے یہ سفر حیات کا اعلیٰ شغف سفر
میں چاہتا ہوں، پہلے دیار حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
اک بار "شام" کو ہو اور سوائے "نصف" سفر
محمود، میرا شوق، مرا عجز و انکسار
کرتے ہیں شہر طیبہ کو ہم صف بہ صف سفر



صلی اللہ علیہ وسلم

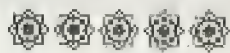
عظمت آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا ناپے کوئی پہنائیاں
اُن کی خاطر ذکر کو حاصل ہو نہیں اونچائیاں
تم مفہیم کلام کبریٰ کو جانچ لو
ذکر آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہیں سب گہرائیاں گہرائیاں
آئی نوبت یوں بھی معراج رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
ناپسند خاطر خالق ہوئیں تنہائیاں
انگلی اٹھ پائی نہ اک، سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کردار پر
مجمع ذات پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تھیں سب اچھائیاں
تو نگاہ رحمت سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آ جائے گا
تیرے ہوٹلوں سے برآمد ہوں اگر سچائیاں
امت سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) آخر کار ہو گی کامیاب
قسمت کفار میں نکلتی گئیں پسائیاں
ہم کو ذکر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دور کر سکتا نہیں
وہیے تو کچھ شک نہیں، شیطان بہت ہے کانیاں
ہو گا جب محمود قدسین نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت دفن
تو مسلم اس کی سمجھی جائیں گی دانائیاں



صلی اللہ علیہ وسلم

وہ رب سرکار (ﷺ) کو سب سے بڑا ہم نے کہا
 مَدَنی قرآن خالق یہ بجا ہم نے کہا
 "وَقَدْ لَبِثْنَا فِيهِ" نے دستِ مصطفیٰ کو شان دی
 رب اس کو فرمانِ خدا ہم نے کہا
 اُن کا ہاتھ رب کا بات رب کی اُن کی بات
 یہ سب کچھ بتائید خدا ہم نے کہا
 کے "تَرْتَضَوْنَ" کامِ خالق کو نبین میں
 (ﷺ) کی خوشنودی کو خالق کی رضا ہم نے کہا
 جھٹلا پائے گا کیسے ہماری بات کو
 مدینے کے کبوتر کو ہما ہم نے کہا
 اُن کے جو دیکھے تو رسولِ پاک (ﷺ) کو
 دہر کا عقدہ کشا ہم نے کہا
 کل بے علم اپنے کو نبی (ﷺ) کو شہرِ علم
 نوالے سے تو جو بھی صدق تھا ہم نے کہا

وہ پڑھے نعتِ نبی (ﷺ) اُسماءِ پاک ان کے لکھے
 ایسے ہر انسان کو لکھا پڑھا ہم نے کہا
 امت گو ہو جو ہمارے آقا و سرکار (ﷺ) کا
 ایسے ہر شاعر کو اپنے سے بڑا ہم نے کہا
 ہیں تمہوڑ طیبہ بھی اکسیر صحت کے لیے
 اور آبِ طیبہ کو آبِ بقا ہم نے کہا
 دیکھ تحقیقِ عوالم کس کے کہنے سے ہیں وہ؟
 دوستو! کیا حرف "لَوْ كُنْتَ لَمَّا" ہم نے کہا!
 کفر کے اور شرک کے کیا مُرتکب پائے گئے
 کیا کبھی یارِ دا پیہر (ﷺ) کو خدا ہم نے کہا
 جو ملی محمودِ راوِ شہرِ سرور (ﷺ) میں ہمیں
 اُس صُعبیت کو سکینت آشنا ہم نے کہا



میں چھوڑ آیا ہوں پیٹائی مدینے
 اگرچہ ساتھ لے آیا ہوں آنکھیں



صلی اللہ علیہ وسلم

کرو سرکار (ﷺ) کے کہنے پہ دوا می توبہ
 کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہے وقتی توبہ
 میں بشر اپنا سا سرکار دو عالم (ﷺ) کو کہوں
 اس ضلالت سے رذالت سے تو میری توبہ
 رب کرم اس پہ کرے اور شفاعت سرور (ﷺ)
 کرنے اُٹھے جو کوئی آج نصوحی توبہ
 جس سے بچنے کی پیہر (ﷺ) نے ہدایت کی ہے
 ایسے ہر کام سے کر لیجیے سچی توبہ
 در سرکار (ﷺ) پہ جا کر جو خدا سے کر لیں
 دور کر دیتی ہیں ہر ایک خرابی توبہ
 ہو خطا کوئی تو آقا (ﷺ) کے دسلے سے کرو
 (مومنیت کی دلا دیز نشانی) توبہ
 اپنے ہر کام کے شاہد ہیں رسول اعظم (ﷺ)
 ہے عبث اپنی تو خالی یا خیالی توبہ

نام ایسے ہیں کہ اُمت میں لگیں آقا (ﷺ) کی
 بھائی کا قتل کیے جاتا ہے بھائی توبہ
 آج اگر ذلت و رُسوائی سے بچنا چاہے
 اُمت آقا (ﷺ) کی کرے دل سے یقینی توبہ!
 حشر سا حشر کیا دنیا کے بندوں نے پہا
 نعت بھی یافت کی خاطر ہے؟ الہی توبہ!
 لطف و اکرام پیہر (ﷺ) کا اشارہ پایا
 اور غزل کہنے سے محمود نے کر لی توبہ



جو بندہ رسول خدا (ﷺ) کا نہیں ہے
 یہی سوچتا ہے کہ دنیا بنائے
 پڑھے جلب زر کی تمنا میں نعتیں
 کوئی پیار کو کیوں تماشا بنائے
 چلے کُت سرکار (ﷺ) کے راستے پر
 کسی شکل میں کوئی گھٹا نہ پائے



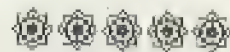
صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب رب ہیں شاہِ رسولانِ پاک (ﷺ)
 ہیں اعتبارِ عالمِ امکانِ پاک (ﷺ)
 رحمتِ سراپا ہیں شہِ ذی شانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اور ہیں حبیبِ حضرتِ سبحانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اُطاف وِ التفات کا عنوانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اُمت کی معفرت کے ہیں خواباںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 ہو دُور دل سے کاوشِ ہجرانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اب حاضری ہو درخُورِ امکانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 ایسا کرم ہو بر سرِ میزاںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 حرفِ عطا ہو دفترِ عصیاںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 ہیں مقطعِ مہجوت وِ محبوبیتِ حضور (ﷺ)
 صبحِ ازل کا مطلعِ تاباںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 جس کو عطا حضور کریں بھیکِ لطف کی
 بندہ وہی ہے صاحبِ عرفاںِ رسولِ پاک (ﷺ)!

دنیائے آب و گل ہے قلندرِ حضور (ﷺ) کی
 رکھتے ہیں بخششوں کا قلمداںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 رقیں مری نگاہِ ندامتِ نگاہِ میں
 دیکھیں یہ سمتِ دیدہ گریاںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اُمت کو پھر سے عزت و تکریم ہو نصیب
 ایسا کوئی طریقہ آساں! رسولِ پاک (ﷺ)!
 اب تو ہمیں جگائے آقا (ﷺ) کہہ ہو گئے
 ہیں جو خوابِ بائے پریشانِ رسولِ پاک (ﷺ)!
 خلعتِ عطا ہو مُسلمِ ازل کو دُور کا
 ہیں تار تارِ جیب و گریباںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 آیا جو شعرِ نعتِ زبانِ رشید پر
 تارا سا چمکا اک سرِ مژگاںِ رسولِ پاک (ﷺ)!



جب میں نے سرِ قعرِ پیہر (ﷺ) کو پکارا
 تھا ورطہ دریا بھی کنارِ مری خاطر



صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھو "صَدِّ مَلَسْ" پیہم ابھی سے
 کرو یہ دُور مُسْتَحْکَم ابھی سے
 بہ اُمیدِ سحابِ لطیف سرور (صلی اللہ علیہ وسلم)
 ہے ہنرگاں پر غمِ شبنم ابھی سے
 جسے جانا ہے میرے ساتھ طیبہ
 اُسے کہتا ہوں میں محرم ابھی سے
 تو جب جائے گا، جانا، پر بہ نیت
 ہو طیبہ کی طرف کو رَم ابھی سے
 ہے محشرِ دور، پر غیرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
 نظر آتا ہے ربِ برہم ابھی سے
 مدینے جانے کی نیت جو کی ہے
 رکھو تم اپنے سر کو خم ابھی سے
 ابھی جیسے ساعتوں پر ہے مدینہ
 ہوئی کیوں آنکھ میری نم ابھی سے

شکافت کی تَوَقُّع ہے تو پھر کیوں
 کسی بھی رستم کا ہو غم ابھی سے
 یقین جب ہے سَنائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
 تو ہے کم دل میں کیف و کم ابھی سے
 نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر کے دیزے کی خاطر
 مَرے جاتے ہیں گویا ہم ابھی سے
 پڑھوں گا نعتِ محشر میں بھی لیکن
 دیا یہ ہاتھ میں پرچم ابھی سے
 اُمیدِ دُفنِ صبرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
 ہرا کیوں نکلا جائے دم ابھی سے
 ❀❀❀❀❀

دل سے طیبہ کو دیکھ سکتے ہو
 کب یہ محدود ہے بصارت تک
 بیرونی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہنچو
 علم تک، فہم تک، فراست تک
 ❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وسلم

اک راستہ یہی ہے اوں کے کشود کا
عامل رہا ہوں اس لیے میں بھی دُرود کا

بشن سرت ایک اک بندہ پو کر
انسانیت میں اپنے نبی (ﷺ) کے درود کا

تو قابل بہشت بنا خود کو پڑھ کے نعت
حق تجھ پہ اتنا کچھ تو ہے تیرے وجود کا

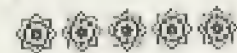
اُمت نبی (ﷺ) کی کار جہاں میں بھی ہوگی
رکھے خیال اس میں بھی شرعی حدود کا

دل میں اگر محبت محبوب رب (ﷺ) نہیں
کیا فائدہ جود و قیام و ثنود کا

سرکار (ﷺ)! نام لیوا تو ہیں آپ کے مگر
چلتا ہے حکم ہم پہ مہود و بیہود کا

آقا حضور (ﷺ)! دور عمل کا ہو رُحطاط
خوگر مسلمان ہو گیا رقص و سرود کا

محمود خاک طیبہ کی تکریم کم نہ ہو
جتنا بھی ظلم تم پہ ہو چرخ کبود کا



صلی اللہ علیہ وسلم

جو رنج و غم نبی (ﷺ) گام گام کر لیں گے
وہ لوگ دشمنوں تک کو بھی رام کر لیں گے

دیار آقا (ﷺ) پہنچ کر سلام کر لیں گے
تو غلہ جانے کا ہم اہتمام کر لیں گے

اگر محتبوں کو آپ عام کر لیں گے
سکون سے زندگی اپنی تمام کر لیں گے

زباں نہ کھول سکے ہم مٹاؤ پچھ پہ امر
تو چشم رنج کو مجھ کلام کر لیں گے

ثنود میں جو نبی (ﷺ) کو سلام کرتے ہیں
درود خوانی کی خاطر قیام کر لیں گے

پکارتے ہیں رسول خدا (ﷺ) کو بہر مدد
تو اس حوالے سے ہر ایک کام کر لیں گے

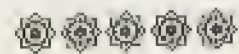
دعا کے بل پہ بقیع حضور (ﷺ) میں جا کر
ہم اپنی زندگی کا اختتام کر لیں گے

قبائل حشر میں محمود رشتگاری کا
نبی (ﷺ) کا دامن اظاف تمام کر لیں گے



صلی اللہ علیہ وسلم

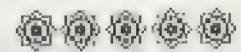
نعت کہنے کی جو خالق سے ملی ہے رخصت
میرے افکار سے ہر بے اثری ہے رخصت
دفن طیبہ کی تہا مری، پوری ہو گی
طالق خواہش میں مرے، رب نے دھری ہے رخصت
عہدِ نبوت نے دیا ساتھ رو طیبہ میں
میں جو پہنچا ہوں مدینے تو نہی ہے رخصت
کہیے جو "صلی علی" نام نبی (ﷺ) کو سن کر
یہ عزیمت ہے جو لوگوں نے کہی ہے رخصت
میں نے جو قبۃ سرکار (ﷺ) کو دیکھا دل سے
بعد میں اس کے، مری خوش نظری ہے رخصت
کیوں نہ کہ اس میں سرکار (ﷺ) کی مدحت کر لوں
چند روزہ جو مجھے موت نے دی ہے رخصت
نعت کہتے ہوئے تمہید خدا کہنے کو
میں نے سرکار نہیں جاہ (ﷺ) سے لی ہے رخصت
غیر سرکار (ﷺ) کی محمود ہو جس میں مدحت
ایسے اشعار سے تو باہنری ہے رخصت



صلی اللہ علیہ وسلم

نام آقا (ﷺ) کا جو ہر صبح و سنا لیتا ہوں
آپ سے روز میں نعتوں کا صد لیتا ہوں
یاد طیبہ میں جو وہ آنسو بہا لیتا ہوں
گویا میں اب عنایات کو چا لیتا ہوں
کچھ مرے ذوق نے شعروں کو چلا بخشی ہے
اور قرآن سے کچھ حرف ثنا لیتا ہوں
میری تو قبر میں بھی روشنی ہو گی وافر
شیر سرکار (ﷺ) کے ذروں سے ضیا لیتا ہوں
میرے نزدیک نہیں آتا فنا کا خدشہ
ذوق مدینہ مدینہ سے بھ لیتا ہوں
یہ مرے ذوق عقیدت کا رویہ دیکھو
نعت کہتا ہوں تو اپنے کو سنا لیتا ہوں
جھولی بھی میری بھری رہتی ہے گھر بھی لوگو!
اپنے سرکار دو عالم (ﷺ) کا دیا لیتا ہوں

اِس کو کہتا ہوں غلامانہ سعادت اپنی
نام سنتا ہوں تو گردن کو جھکا لیتا ہوں
اور کیا مجھ سے عبادت کی توقع؟ پروا
نعمتِ مدحتِ سرکار (ﷺ) تو گا لیتا ہوں
اعتراض آپ کو کرنے کی ضرورت کیا ہے
نعت جب کہتا ہوں میں آپ کا کیا لیتا ہوں
مجھ سے محمود بہت اہلِ مدینہ خوش ہیں
نعت جب اُن کو سنانا ہوں دعا لیتا ہوں



بُسنِ کھیل کے جو بندہ مصائب نہیں سہتا
وہ کھر عنایتِ نبی (ﷺ) میں نہیں رہتا
وہ کیوں نہ رہے سایہِ اُکھافِ نبی (ﷺ) میں
جو شخص سوا نعت کے کچھ بھی نہیں کہتا
آخر کو مدینے ہی میں تدفین تو ہو گی
یہ سوچ کے اشکوں کا بھی دریا نہیں بہتا



صلی اللہ علیہ وسلم

ہر شعبہ حیات تک سیرت کی وسعتیں
یہ ہیں حضور پاک (ﷺ) کی رحمت کی وسعتیں
کب پا سکیں حقیقتِ آقائے کائنات (ﷺ)
پہنیاں ذکا کی بصیرت کی وسعتیں
کوئی ہی اُن کے حکم پہ چلنے میں جب ہوئی
ہیں مسکنت کی وسعتیں ذات کی وسعتیں
اب ان کے بعد ظنی بروزی کوئی نہیں
ہیں تا ابد انھی کی بُھوت کی وسعتیں
قائم ہوئیں نظامِ رسولِ کریم (ﷺ) سے
دنیا میں ہیں جو نظمِ اُخوت کی وسعتیں
اُمت کو امتدادِ زمانہ کے باوجود
گھیرے ہوئے ہیں رحمت و رافت کی وسعتیں
ممکن نہیں کہ بند ہو نعتوں کا سلسلہ
روزِ نشور تک ہیں اس مدحت کی وسعتیں

پھر اُس کے بعد وسعتیں گم ذات میں ہوئیں
 قوسیں تک خمیں راہِ حقیقت کی وسعتیں
 کوتاہیاں رہیں مگر بڑھتی رہیں سدا
 ہر حاضری پہ کیف لطافت کی وسعتیں
 محدود اپنے جرم کی کنیا ہی تک نہیں
 ہم دیکھتے ہیں قصر عنایت کی وسعتیں
 ہم نے بھی دین پایا صحابہ کی معرفت
 تھیں شیخ تابعین تک شجبت کی وسعتیں
 محمود روزِ شہر کھیں گی ہر ایک پر
 محبوبِ کبریا (ﷺ) کی عطوفت کی وسعتیں



ب کر ہی چکے قہہ خضرا کا نظارہ
 ہو کہ چمک اٹھا مقدر کا ستارہ
 گرچہ آوازِ ملائک نہیں ہم تک آتی
 نعت سنتے ہیں تو وہ داد دیا کرتے ہیں



صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں طیبہ میں عاصی کے خجست کے آنسو
 پسینہ ندامت کا خجست کے آنسو
 کوئی روتا دیکھا ہے صفہ پہ تنہا
 تو چوکت پہ پائے ہیں کثرت کے آنسو
 جو مجھے ہیں مقصورہ کو دیکھتے ہی
 انہیں جانتا ہوں ضرورت کے آنسو
 وہ تھی حاضری آمنہ کی لحد پہ
 کہ بچے تھے جس وقت حضرت (ﷺ) کے آنسو
 اسی نے ہے پانچایا ضمیر نبی (ﷺ) میں
 جو تاثیر رکھتے ہیں حسرت کے آنسو
 نہیں چوکت پہ سرکار (ﷺ) کی سرختم ہوں
 مری آنکھ میں ہیں ندامت کے آنسو
 یہ نور نبی (ﷺ) ہے وہ ظلماتِ ظلمت
 ہنسی عم کی ہے جہالت کے آنسو

حضور (ﷺ)! آنکھ میں اُمّتی کی نہ آئیں
 سرِ حشر احساںِ ذلت کے آنسو
 حضور (ﷺ)! آ رہے ہیں نگراب تو ہر سو
 امانتِ دیانتِ صداقت کے آنسو
 حضور (ﷺ)! آج تکلیف دہ ہو گئے ہیں
 شریفوں کی حالتِ شرافت کے آنسو
 نبی (ﷺ) کے مُعاند کو محمود دیکھو
 سفاہت کی باتیں کراہت کے آنسو



جس نے بھی سرکارِ جہاں (ﷺ) سے بادۂ وحدت
 سکتا ہے کیا بندہ کوئی اُس شخص کی قیمت
 درودِ مصطفیٰ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جس نے اپنایا
 نہ کچھ درد و الم اُس کو نہ کچھ رنج اور نہ کچھ کُلفت

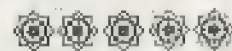
اِس موضوع کو لاؤ نہ زیرِ بحث دنیا کے
 وہ باتیں جو مجھ سے تو کرو سرکار (ﷺ) کی بابت



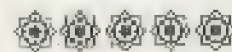
صَلِّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

طیبہ کو چل کہ عافیت کا ہے سفر یہی
 اور منزلِ بہشت کی ہے رہگداز یہی
 یارِ حبیب حق (ﷺ) میں جو نکلے ہیں آنکھ سے
 بس مال و زر سے بیش بہا ہیں گھر یہی
 سرکار (ﷺ) میری فردِ عمل کو نہ دیکھ لیں
 میں سچ کہوں تو حشر کے دن کا ہے ڈر یہی
 پتھر پہ نقشِ پائے حبیبِ خدا (ﷺ) جو ہے
 ہے منعِ ضیائے مجنوم و قمر یہی
 جاتا ہوں طیب اس لیے دل میں ہے طیب یوں
 افضل ہے ہر مقامِ جہاں سے نگر یہی
 ہو گا تو ابرِ رحمتِ آقا (ﷺ) سے فیض یاب
 کہتی ہے روزِ مجھ کو مری ہشیم تر یہی
 مقصودہ کُندہ آنکھ کی پٹکی پہ ہو چکا
 سوچو جو دوستو تو ہے حُسنِ نظر یہی

دریوزہ گر ہے تو تو در مصطفیٰ (ﷺ) پہ آ
اکرام و التفات و عطا کا ہے در یہی
میری طرف ہو چشم شفاعت حضور (ﷺ) کی
چاہے گا روز حشر بھی ہر اک بشر یہی
تو راہ کاروانِ مدینہ نہ چھوڑنا
جنت کی سہت کو ہے رو مختصر یہی
ذکر حضور (ﷺ) تذکرہ اصحاب و آل کا
تو اچھے کام کرنے کی خواہش میں کر یہی
مدح رسول پاک (ﷺ) رہی نظم و نثر میں
میرا یہی وظیفہ ہے میرا ہنر یہی
محمود تجھ کو یاد کیا ہے حضور (ﷺ) نے
پائی ہے دل کی ڈاک میں خوش کن خبر یہی



جس نے کی تھی قاراں سے ابتدا نصارت کی
نور وہ چمکتا ہے چاروں گلوٹ عالم میں



صلی اللہ علیہ وسلم

وہ بندہ جو ٹٹے سپہ ابرار (ﷺ) کرتا ہے
وہی تو ہے جو سیر عالم اوار کرتا ہے
کوئی انسان جو اکر طیبہ پر راضی کرتا ہے
مئے حُب نبی (ﷺ) سے آپ کو سرشار کرتا ہے
نبی (ﷺ) کی رحمت و رافت کا جو پرچار کرتا ہے
تو اس پر ابر طیف مصطفیٰ (ﷺ) ہو چھار کرتا ہے
خدائے پاک کے محبوب (ﷺ) سے جو پیار کرتا ہے
فرشتہ قبر کا کیا اس سے استفسار کرتا ہے!
رسول اللہ (ﷺ) کے اُسود پہ چلنا، بیہوی کرنا
یہی رستہ تو ہے جو صاحب کردار کرتا ہے
پکڑتی ہے عقیدت زور آقائے دو عالم (ﷺ) کی
یہی جذبہ ہے جو آمادۂ اشعار کرتا ہے
اگر ایمان کامل ہے، مکمل ہے تو وہ ہم کو
برائے حفظ ناموس نبی (ﷺ) تیار کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

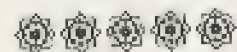
ہے صبح طیبہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف کے لیے کافی
مجھے ہے ایک یہ بستی سناش کے لیے کافی
علاؤں رات کا، نیک لوگوں کو مبارک ہوں
سب احرام عقیدت میری پوشش کے لیے کافی
وسیلہ ہیں رسول محترم (صلی اللہ علیہ وسلم) بارانِ رحمت کا
عطا و التفات ان کا ہے ہادش کے لیے کافی
مجھے جنت بھیج غرقہ طیبہ کی مل جائے
یہ اک موضوع ہے میری گزارش کے لیے کافی
لگا ہوں فصلِ خاق سے جو میں تحقیق سیرت پر
یہی رستہ ہے میری کد و کاوش کے لیے کافی
جو دانشمند و دانشور تمہیں ہونا ہے دنیا میں
احادیثِ رسولِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں دانش کے لیے کافی
بشر اپنا سا کہتے ہیں حبیبِ ربِّ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
ہے اُن کی ایک یہ کوشش ہی سناش کے لیے کافی
ہمیں محمود دار و گیر محشر کا خطر کیسا
نگاہِ لطف ہے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بخشش کے لیے کافی



شفاعت یہ سمجھ، تیرے لیے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لازم ہے
اگر تُو اپنے بھائی کے لیے ایثار کرتا ہے
اگر کرتا ہے کوئی دشمنی محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کے
تو اُس بد بخت کو مالکِ ذلیل و خوار کرتا ہے
سعادتِ نعت پڑھنے کی ملی توفیقِ باری سے
تو کس بدستے پہ تو راظہارِ اسکبار کرتا ہے
بچاتی ہے نظرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محمود بندے کو
بہمہ اوقات گو ابلیس تو یافار کرتا ہے



جنت جو عطا ہو گی کسی کو بھی تو ہو گی
سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے انعام کے اکرام کے ہاتھوں
کفار کے آگے ہے گلوں اُمتِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم)
کیوں صبح پریشان ہوئی شام کے ہاتھوں
سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم)! نجات اس سے مسلمان کو عطا ہو
ذلت جو ملی مغربی اقوام کے ہاتھوں



صلی اللہ علیہ وسلم

ہم مدح مصطفیٰ (ﷺ) کرتے تو اتراتے ہیں یوں
اہمیت اس کام کی لوگوں کو سمجھاتے ہیں یوں

سیرت سرکار والا (ﷺ) پر جو کرتے ہیں عمل
دہر بھر میں خوشبوئے اخلاص پھیلاتے ہیں یوں

نام لیتے جاتے ہیں ہم سرور کو نین (ﷺ) کا
اور سرور و کیف کی لہروں میں لہراتے ہیں یوں

جدت عصیاں کے عالم میں بھی پڑھتے ہیں درود
سایے میں نخل کرم کے لوگ سستاتے ہیں یوں

ہر اُلم کو میٹے، مشکل میں کرتے ہیں مدد
اپنی اُمت پر نبی (ﷺ) اکرام فرماتے ہیں یوں

ضابطہ یہ ہے کہ ہو اس کی صفائی ہر طرح
صدر دل میں سرور و سرکار (ﷺ) آجاتے ہیں یوں

ایسا لگتا یہ کہ مُردہ ساری ملت ہے حضور (ﷺ) !
جاگتے رہتے تھے جو اب نیند کے ماتے ہیں یوں

جان پر محمود بن جاتی ہے گو زندہ بھی ہوں
بھر شہر مصطفیٰ (ﷺ) کا ہم تو غم کھاتے ہیں یوں



1986 کے خاص نمبر

1997 کے خاص نمبر

جنوری	لف بریلوی کی نعت	جنوری	شہر کرم (مصطفیٰ ﷺ) کی نعت
فروری	نعت علی نعت (ششم)	فروری	نعت علی نعت (ہفتم)
مارچ	اردو فقیر شاعری کا انسائیکلو پیڈیا	مارچ	ہوا یک
اپریل	(اشاعت خصوصی)	اپریل	جوہر میرٹھی کی نعت
مئی	جہرت مصطفیٰ ﷺ	مئی	حضور ﷺ داویریاں نال سلوک
جون	سرکار ﷺ کی سیرت	جون	در بار رسول سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	حضور کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال	جولائی	احمد رضا بریلوی کی نعت
اگست	ظہور قدسی	اگست	مدح سرکار ﷺ
ستمبر	اردو فقیر شاعری کا انسائیکلو پیڈیا	ستمبر	گجرات کے بنگالی نعت کو شعرا
اکتوبر	(اشاعت خصوصی)	اکتوبر	جہت اقامہ جہت کی نعت
نومبر	بھجان ﷺ سے پیار ہے	نومبر	اردو نعت اور مساکر پاکستان
دسمبر	طلح اکبر کی نعت کو	دسمبر	ڈاکٹر فقیر کی فقیر شاعری

1998 کے خاص نمبر

1999 کے خاص نمبر

جنوری	خود وی (تحقیق)	جنوری	کراچی کے شعرا نعت
فروری	طلح گجرات کے اردو نعت کو شعرا	فروری	حقیر فاروقی کی نعت
مارچ	قلعات نعت	مارچ	فقیر تحریکات
اپریل	نعت علی نعت (ہفتم)	اپریل	سرکار ﷺ کی جنگی زندگی
مئی	جہرت جہت (تحقیق)	مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد نعت	جون	حمید صدیقی کی نعت گواہ
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے ادارے	جولائی	حفظ ناموس رسالت
اگست	نعت اور طلح سرگودھا کے شعراء	اگست	(اشاعت خصوصی)
ستمبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال	ستمبر	محسبات نعت
نومبر	عربی اصدادہ	نومبر	نعت علی نعت
دسمبر	نعت علی نعت	دسمبر	امیرینائی کی نعت
		دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

2001 کے خاص نمبر

جنوری	مفتی اعظم سرور دلاہوری کی نعت
فروری	فردیات نعت
مارچ	تکذیب نعت
اپریل	بیعت حبیبہ
مئی	نعت
جون	ظفر علی خاں کی نعت
جولائی	سازے آقا سائیں
اگست	سلام ارادت
ستمبر	نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)
اکتوبر	سلام غیا (حصہ اول)
نومبر	کتاب نعت
دسمبر	دلاہندی شہر کے نعت گو

2000 کے خاص نمبر

جنوری	ازار انصاف
فروری	سورج نور
مارچ	سر زمین محبت
اپریل	ہمارے حضور ﷺ کی زندگی
مئی	شعب الی طالب
	(اشاعت خصوصی)
جولائی	نوری ﷺ دیاں کرناں
اگست	نعت ہی نعت (۱۱ واں حصہ)
ستمبر	حقین امرت
	(اشاعت خصوصی)
نومبر	حرفیات
دسمبر	سودے نعت گو

2003 کے خاص نمبر

جنوری	نوری فردی
	(اشاعت خصوصی)
مارچ	اسلام آباد کے نعت گو
اپریل	تسبیح نعت
	(اشاعت خصوصی)
جون	صباح نعت
جولائی	طری نعتیں (اول)
اگست	طری نعتیں (دوم)
	(اشاعت خصوصی)
اکتوبر	احرام نعت
دسمبر	طری نعتیں (سوم)

2002 کے خاص نمبر

جنوری	اشعار نعت
فروری	سلام غیا
اپریل	نعت ہی نعت (۱۳ واں حصہ)
جون	ادراقی نعت
جولائی	نعت ہی نعت (۱۴ واں حصہ)
اگست	عربی نعت
ستمبر	دست سرور ﷺ
اکتوبر	مراقبان نعت
	(اشاعت خصوصی)
دسمبر	دیوان نعت

2004 کے خاص نمبر

جنوری	ردائے نعت
فروری	شعاع نعت
مارچ	دیوان نعت
اپریل	منتقبات نعت
مئی	طری نعتیں (چہارم)
	تجلیات نعت
جولائی	طری نعتیں (پنجم)
اگست	دارالافتاح نعت
ستمبر	طری نعتیں (ششم)
	(اشاعت خصوصی)
نومبر	بیان نعت
دسمبر	بیانے نعت

2006 کے خاص نمبر

جنوری	بستان نعت
فروری	نعت ہی نعت (پندرہواں حصہ)
مارچ	طری نعتیں (حصہ دوم)
	(اشاعت خصوصی)
اپریل	طری نعتیں (حصہ دوم)
	سرور نعت
جون	جون جولائی
	(اشاعت خصوصی)
اگست	نعت ہی نعت (۱۶ واں حصہ)
ستمبر	غازی عبدالرحمن چیرہ فہیدہ
	(اشاعت خصوصی)
نومبر	چشم نعت
دسمبر	صدائے نعت

2005 کے خاص نمبر

جنوری	محمدی نعت
فروری	مولانا خیر الدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ	”راوی“ میں حمد و نعت
اپریل	انکسار نعت
مئی	طری نعتیں (اعظم)
جون	(اشاعت خصوصی)
جولائی	عنایت نعت
اگست	مرقع نعت
ستمبر	طری نعتیں (پنجم)
اکتوبر	طری نعتیں (حصہ دوم)
دسمبر	نیا نعت

2007 کے خاص نمبر

جنوری	مشہار نعت
فروری	طری نعتیں (۱۵ واں حصہ)
مارچ	اپریل
	(اشاعت خصوصی)
اپریل	طری نعتیں (۱۶ واں حصہ)
مئی	ردائے نعت (حصہ دوم)
جون	جون جولائی
	(اشاعت خصوصی)
اگست	نعت ہی نعت (۱۷ واں حصہ)
ستمبر	نعت ہی نعت (۱۸ واں حصہ)
اکتوبر	نعت ہی نعت (۱۹ واں حصہ)
نومبر	نعت ہی نعت (۲۰ واں حصہ)
دسمبر	نعت ہی نعت (۲۱ واں حصہ)

2008 کے خاص نمبر		2009 کے خاص نمبر	
جنوری	طرحی نعتیں	جنوری	شعران نعت
فروری مارچ		فروری مارچ	نعت میں ذکر مہاجر و سرکار
اپریل	طرحی نعتیں (۱۶ واں حصہ)	اپریل	مجلس نعت
مئی	طرحی نعتیں (۱۷ واں حصہ)	مئی	مدحت سرایان حضور
جون	قدیم نعت	جون	کھکھان نعت
جولائی	طرحی نعتیں (۱۸ واں حصہ)	جولائی	جہاں سیرت حضور
اگست	ادائی نعت	اگست	نظم مصطفیٰ کے چند پہلو
ستمبر		ستمبر	نظم نبوت اور ساری حق نبوت
اکتوبر	خدا کے حمد و من	اکتوبر	اپترا نعت
نومبر	فانوس نعت	نومبر دسمبر	طرحی نعتیں (۲۱ واں حصہ)
دسمبر	طرحی نعتیں (۱۹ واں حصہ)		
	طرحی نعتیں (۲۰ واں حصہ)		

نومبر دسمبر کا شمارہ خاص نمبر کے طور پر

”طرحی نعتیں“

کے ساتھ شائع ہوگا اور دسمبر کے شروع میں قارئین تک پہنچے گا

2010 کے شمارے	
جنوری	مسرود کئی کی نعت گوئی
فروری	حدیث حمد و نعت
مارچ	نعت زریں

دُعا

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے رب کر دگار
توفیق دے مجھے کہ میں تاعرصہ شمار
روح و ثنائے آفاق کیے رکھوں اختیار
میرا ہی طریق ہو میرا ہی شعار
مخیر میں جب فرشتے عمل تو نے لئے لگیں
نعمتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں

راجا رشید محمود

